کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض گزار ہوئے کہ "آپ معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنا کاتب بنا لیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جی ضرور"

(مسلم :6409)

(المعجم ٤٠) (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ، رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٨٦)

باب:40۔حضرت ابوسفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٤٠٩] ١٦٨-(٢٥٠١) حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ لَا يَنْظُرُونَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُونَهُ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا نَبِيَّ اللهِ! ثَلَاثٌ أَعْطِنِيهِنَّ. قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: عِنْدِي أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَجْمَلُهُ، أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ، أُزَوِّجُكَهَا، قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ، قَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: وَتُؤَمِّرُنِي حَتَّى أُقَاتِلَ الْكُفَّارَ، كَمَا كُنْتُ أُقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: «نَعَمْ».

قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ: وَلَوْلَا أَنَّهُ طَلَبَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، مَا أَعْطَاهُ ذٰلِكَ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ: «نَعَمْ».

[6409] عکرمہ نے کہا: ہمیں ابوزمیل نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، کہا: مسلمان نہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے بات کرتے تھے، نہ ان کے ساتھ بیٹھتے اٹھتے تھے، اس پر انھوں نے نبی ﷺ سے عرض کی: اللہ کے نبی! آپ مجھے تین چیزیں عطا فرما دیجیے (تین چیزوں کے بارے میں میری درخواست قبول فرمالیجیے۔) آپ نے جواب دیا: ''ہاں۔'' کہا: میری بیٹی ام حبیبہ عرب کی سب سے زیادہ حسین وجمیل خاتون ہے، میں اسے آپ کی زوجیت میں دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' کہا: اور معاویہ (میرا بیٹا) آپ اسے اپنے پاس حاضر رہنے والا کاتب بنا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' پھر کہا: آپ مجھے کسی دستے کا امیر (بھی) مقرر فرمائیں تاکہ جس طرح میں مسلمانوں کے خلاف لڑتا تھا، اسی طرح کافروں کے خلاف بھی جنگ کروں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔''

ابوزمیل نے کہا: اگر انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے ان باتوں کا مطالبہ نہ کیا ہوتا تو آپ (ازخود) انھیں یہ سب کچھ عطا نہ فرماتے کیونکہ آپ سے کبھی کوئی چیز نہیں مانگی جاتی تھی مگر آپ (اس کے جواب میں) ''ہاں'' کہتے تھے۔

فوائد ومسائل: ① حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی طرف سے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی پیش کش اس حدیث کے راوی ... ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی شادی ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے سے پہلے ہو چک... ساتھ ان کا نکاح، جب وہ حبشہ میں تھیں، نجاشی نے پڑھایا تھا۔ وہاں سے وہ سیدھی مدینہ آگئیں۔ ابوسفیان ... کی تجدید کے لیے مدینہ آئے تو اپنی بیٹی ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے گھر بھی گئے۔ انھوں نے اپنے والد کو رسول ... بیٹھنے دیا۔ اس حدیث کے راوی عکرمہ بن عمار وہم کا شکار ہو گئے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان سے کوئی روای... معین رحمہ اللہ نے عکرمہ کو ثقہ کہا ہے۔ اس بنا پر امام مسلم رحمہ اللہ نے ان کی روایت اپنی صحیح میں شامل کر لی لیکن اکثر ائم...

صحیح مسلم اردو
جلد چہارم
ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ
(المتوفی ۲۶۱ ہجری)

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

بعض جہلاء صحیح مسلم 6409 کو لے کر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ ؓ سفارشی بھرتی ہوئے گویا کہ سفارش کرنا حرام ہو اور رسول اللہ ﷺ نے حرام کام کی سفارش کو قبول کیا نعوذ باللہ جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ صحیح بخاری 1432 ملاحظہ فرمائیں۔

"رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ تم میرے سے سفارش کیا کرو اس سے تمہیں ثواب ملے گا اور اللہ تعالی اپنے نبی ﷺ کی زبان پہ جو چاہتا ہے فیصلہ کر دیتا ہے۔" اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیدنا ابوسفیان ؓ کو سفارش کر کے ثواب ملا اور جب رسول اللہ ﷺ نے سفارش قبول کی تو اللہ تعالی کی وحی سے سیدنا معاویہ ؓ کو اپنا کاتب مقرر کیا والحمدللہ۔

سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ، فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ، فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ لَهُ فَقَالَ: «كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ فَقَسَمْتُهُ». [راجع: ٨٥١]

انھوں نے کہ ... بعد جلد ہی گ ... تھے کہ باہر ت ... دریافت کیا ... ناخالص سو ... تھی کہ اسے ... اسے تقسیم کر د ...

(٢١) بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيهَا

باب: 21- ...

١٤٣١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَدِيٌّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ، ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ، وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُلْبَ وَالْخُرْصَ. [راجع: ٩٨]

[1431] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ عید کے دن باہر تشریف لائے، دو رکعت نماز پڑھائی جبکہ اس کے پہلے اور بعد کوئی نماز نہ پڑھی، پھر آپ نے عورتوں کی طرف توجہ فرمائی، حضرت بلال ؓ آپ کے ہمراہ تھے، چنانچہ آپ نے عورتوں کو وعظ و نصیحت فرمائی اور انھیں صدقہ دینے کا حکم دیا تو عورتوں نے اپنے کنگن اور بالیاں (حضرت بلال ؓ کے کپڑے میں) ڈالنی شروع کر دیں۔

١٤٣٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ: «اِشْفَعُوا تُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ مَا شَاءَ». [انظر: ٦٠٢٧، ٦٠٢٨، ٧٤٧٦]

[1432] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی سائل آتا یا آپ سے کوئی حاجت طلب کی جاتی تو فرماتے: ''تم سفارش کر دیا کرو اس سے تمھیں ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی زبان پر جو چاہتا ہے فیصلہ کر دیتا ہے۔''

١٤٣٣ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا

[1433] حضرت اسماء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

جہلاء ایک یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے جو بھی سفارش کی جاتی وہ قبول کر لیتے چاہے وہ جائز ہو یا نہ گویا کہ رسول اللہ ﷺ ناجائز سفارش بھی قبول کرتے جبکہ یہ بات سراسر غلط ہے۔

جب کوئی شخص نبی ﷺ سے کوئی سفارش کرتا اور نبی ﷺ سمجھتے کہ وہ اس چیز کا اہل نہیں یا وہ سفارش جائز نہیں تو نبی ﷺ کبھی وہ سفارش قبول نہ کرتے مثلاً یہ صحیح مسلم کی حدیث 4719 جب سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سفارش کی کہ مجھے عامل بنا دیں تو نبی ﷺ نے اسے قبول نہ کیا اور فرمایا کہ تم ابھی کمزور ہو اس کے اہل نہیں۔ یہ بات بھی دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی سفارش قبول کی کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب مقرر کر لیں تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اس عہدے کے بالکل اہل تھے والحمدللہ۔

فیصلہ ہے، تین (مرتبہ یہی مکا...) حکم دیا، اس شخص کو قتل کر دیا گیا... رات کے قیام کے بارے میں ... (یعنی) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ... میں سوتا بھی ہوں اور قیام بھی ... میں جس اجر کی امید رکھتا ہوں ... توقع رکھتا ہوں۔

صحیح مسلم اردو سوم
ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری
دارالعلم
www.minhajusunat.com

(المعجم ٤) - (بَابُ كَرَاهَةِ الْإِمَارَةِ بِغَيْرِ ضَرُورَةٍ)(التحفة ٥٧)

باب: 4- ضرورت کے بغیر امارت طلب کرنا مکروہ ہے

[٤٧١٩] ١٦-(١٨٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي، شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ الْأَكْبَرِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي؟ قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ ضَعِيفٌ، وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَإِنَّهَا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا».

[4719] ابن حجیرہ اکبر نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے عامل نہیں بنائیں گے؟ آپ نے میرے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا: ”ابوذر! تم کمزور ہو، اور یہ (امارت) امانت ہے اور قیامت کے دن یہ شرمندگی اور رسوائی کا باعث ہوگی، مگر وہ شخص جس نے اسے حق کے مطابق قبول کیا اور اس میں جو ذمہ داری اس پر عائد ہوئی تھی اسے (اچھی طرح) ادا کیا۔ (وہ شرمندگی اور رسوائی سے مستثنیٰ ہوگا۔)“

[٤٧٢٠] ١٧-(١٨٢٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْمُقْرِئِ قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ

[4720] ابوسالم جیشانی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابوذر! میں دیکھتا ہوں کہ تم کمزور ہو اور میں تمہارے لیے وہی چیز پسند کرتا ہوں جسے اپنے لیے پسند کرتا ہوں، تم کبھی دو آدمیوں پر امیر نہ بننا اور نہ یتیم کے مال کا متولی بننا۔“

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

بعض جہلاء یہ اعتراض بھی کرتے ہیں سیدنا معاویہؓ کے فضائل کا انکار کرنے کے حوالے سے کہ نبی ﷺ تو ہر کسی کی سفارش قبول کر لیتے تھے تو سیدنا ابوسفیانؓ کی سفارش پہ سیدنا معاویہؓ کو کاتبِ وحی مقرر کر دیا تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔

یہ جہلاء کہنا چاہتے ہیں کہ گویا نبی ﷺ ناجائز سفارشات کو بھی قبول کرتے تھے نعوذباللہ جبکہ حقیقت اس کے منافی ہے۔ بخاری 3475 ملاحظہ فرمائیں کہ جب نبی ﷺ کے محبوب صحابی سیدنا اسامہ بن زیدؓ نے بھی سفارش کی نبی ﷺ سے کہ اس چوری کرنے والی کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں لیکن نبی ﷺ نے ان کی یہ سفارش قبول نہ کی ۔ اس کے برعکس سیدنا ابوسفیانؓ کی سفارش پہ سیدنا معاویہؓ کو کاتبِ وحی مقرر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ سیدنا معاویہؓ اس عہدے کے لائق تھے۔

فِرَارًا مِّنْهُ». [انظر: ٥٧٢٨، ٦٩٧٤]

٣٤٧٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، وَأَنَّ اللهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ، لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ». [انظر: ٥٧٣٤، ٦٦١٩]

[3474] نبی ﷺ ... روایت ہے، انھوں ... طاعون کے متعلق ... عذاب ہے، اللہ جن ... مسلمانوں کے لیے ... ہے۔ جب کہیں طا... میں صبر کر کے بغرض ... ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ... پیش آئے گی، اللہ ...

٣٤٧٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا: وَمَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللهِ؟» ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا».

[راجع: ٢٦٤٨]

[3475] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: قبیلۂ مخزوم کی ایک عورت نے چوری کر لی تو قریش اس کے معاملے میں بہت پریشان ہوئے۔ انھوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کون گفتگو کرے؟ طے پایا کہ صرف حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما جو رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں وہ آپ سے اس کے متعلق بات کرنے کی جرأت کر سکتے ہیں، چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق آپ سے سفارش کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اے اسامہ!) کیا تم اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے متعلق سفارش کرتے ہو؟'' پھر آپ نے کھڑے ہو کر یہ خطبہ دیا اور فرمایا: ''تم سے پہلے لوگوں کو اس امر نے تباہ کیا کہ جب ان میں سے کوئی دولت مند اور معزز آدمی چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور اور غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر (میری لخت جگر) فاطمہ بنت محمد (ﷺ) بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں گا۔''

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

اہلبیت کے فرد سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی گواہی کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کاتبِ وحی ہیں۔

(دلائل النبوہ للبیہقی 243/6 وسندہ حسن)

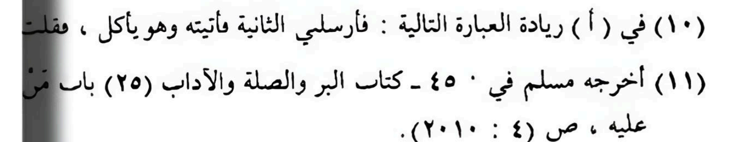
بعض جو اشکال پیش کرتے ہیں کہ اس روایت کہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کہ ان کا پیٹ نہ بھرے تو عرض ہے کہ یہ کوئی بدعا نہیں یہ عرب کا تکیہ کلام ہے محاورة ایسے کلمات کہے جاتے ہیں جہاں صحیح مسلم 6628 پہ یہ حدیث موجود ہے وہیں 6627 پہ یہ الفاظ موجود ہیں کہ "ام انس تیری عمر نہ بڑھے" یعنی کہ توں مر جائے تو یہ الفاظ بدعا کے نہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ نے اس حدیث پہ یہ باب قائم کیا "نبی ﷺ کا ایسے آدمی پہ لعنت کرنا یا اس کے خلاف دعا فرمانا حالانکہ وہ اس کا مستحق نہ ہو تو ایسے آدمی کے لئے اجر اور رحمت ہے" ابوداؤد 332 ابوذر تیری ماں تجھے گم پائے صحیح بخاری 1561 میں ہے کہ صفیہ توں بانجھ ہو۔تو جس طرح یہ کلمات بدعا کے نہیں اسی طرح محدثین اس بات پہ متفق ہیں کہ یہ حدیث سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں ہے۔مزید تفصیل کے لئے دیکھیں "کتاب خال المومنین مولانا عبدالرزاق رحمانی صحفہ 254-265"

فقلتُ : أتيتُ وهو يأكل فأرسلني (١٠) فقال : لا أشبعَ اللهُ بَطْنَهُ .

رواه مسلم في الصحيح عن إسحاق بن منصور (١١) ومن حديث أمية بن خالد ، عن شعبة عقيب حديث أنس بن مالك عن النبي ﷺ إني آشترطت على ربي فقلت إنما أنا بشر أرضى كما يرضى البشر ، فأيُّما أحدٍ دعوت عليه من أمتي بدعوة ليس لها بأهلٍ أن تجعلها له طهوراً وزكاةً وقُربةً تقرِّبه بها يوم القيامة ، وقد روي عن أبي عوانة عن أبي حمزة أنه استجيب له فيما دَعَا في هذا الحديث على معاوية ـ رحمه الله ـ .

أخبرناه أبو عبد الله الحافظ ، حدثنا علي بن حَمْشَاد ، حدثنا هشام بن علي ، حدثنا موسى بن إسماعيل ، حدثنا أبو عوانة ، عن أبي حمزة ، قال : سمعتُ ابن عباس ، قال : كنت ألعبْ مع الغلمان فإذا رسول الله ﷺ قد جاء فقلت : ما جاء إلّا إليّ فآختبأتُ على بابٍ فجاء فحطأني حَطأةً فقال : « آذهب فآدعُ لي معاوية » وكان يكتب الوحي قال : فذهبت فدعوته له فقيل : إنه يأكل ، فأتيتُ رسول الله ﷺ فأخبرته فقال : « فاذهب فآدعُهُ » فأتيتهُ فقيل : إنه يأكل فأتيت رسول الله ﷺ فأخبرته فقال في الثالثة : « لا أشبعَ اللهُ بَطْنَهُ » ، قال : فما شبع بطنه » ، قال : فما شبع بطنه أبداً وروي عن هُريم عن أبي حمزة في هذا الحديث زيادة تدل على الاستجابة .




(١٠) في (أ) زيادة العبارة التالية : فأرسلني الثانية فأتيته وهو يأكل ، فقلت

(١١) أخرجه مسلم في ٤٥ ـ كتاب البر والصلة والآداب (٢٥) باب مَن
عليه ، ص (٤ : ٢٠١٠).

کیا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ بڑھ گیا تھا اور انہوں نے بیٹھ کر خطبہ دینا شروع کر دیا؟

جو روایت پیش کی جاتی ہے "کتاب الاوائل" سے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ بڑھ گیا اور انہوں نے سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ دینا شروع کر دیا تو یہاں اس کی سند ذکر نہیں۔ حاشیہ میں "مصنف ابن ابی شیبہ" کا حوالہ دیا گیا ہے وہ سنداً ثابت نہیں اس میں "مغیرہ بن مقسم الضبی" راوی موجود ہے اور "عن" سے بیان کر رہا ہے سماع کی صراحت ثابت نہیں لہذا روایت ضعیف ہے۔

أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ بِهَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُولِ اللّٰهِ فِي اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا. 1

''سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی آمد سے قبل مدینہ میں مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے بارہ آدمیوں کو اسلام پر جمع کیا۔''

سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ دینے والے

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ جَالِسًا مَعَاوِيَةُ حِيْنَ كَبُرَ وَكَثُرَ شَحْمُهُ وَعَظُمَ بَطْنُهُ. 2

''سب سے پہلے جس نے بیٹھ کر خطبہ (جمعہ) دیا وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں جس وقت وہ بوڑھے ہوئے اور ان پر چربی چڑھ گئی اور پیٹ بڑا ہو گیا۔''

سب سے پہلے عراق میں جمعہ پڑ...



أَوَّلُ ... الآية﴾ المَهْدِيُّ العَبَّاس. 4

''سب سے پہلے جس شخص نے خطبہ جمعہ...

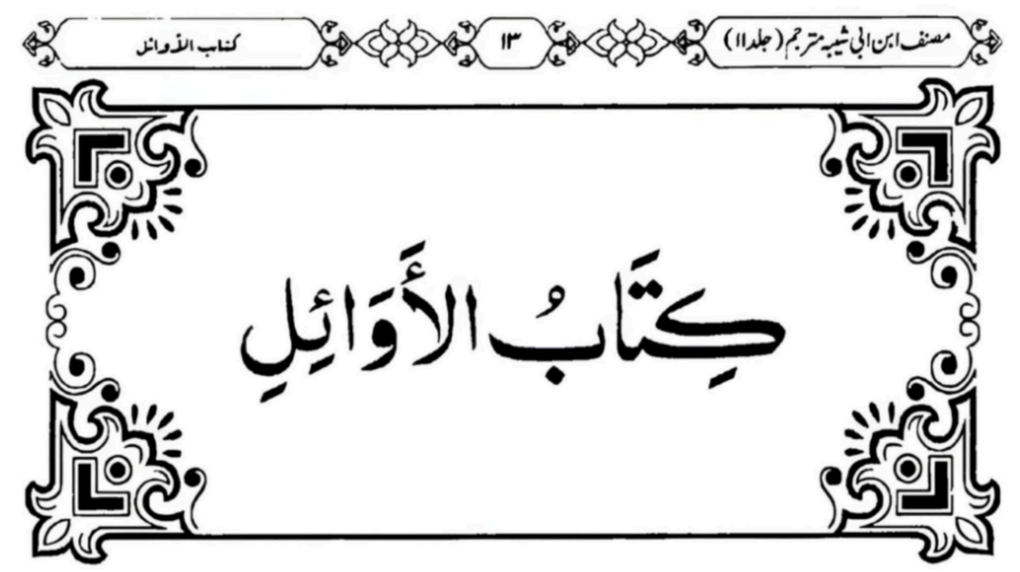
---

1 لطائف المعارف: ٥٥٧؛ تلقیح الفهوم اهل الاثر: ٤٦٤؛ السكتواری: ٩٤؛ الاوائل للسيوطی۔ 2 مصنف ابن ابی شیبة: ١/ ١١٣، ١٤/ ٧٩؛ السیوطی فی الدر: ٦/ ٢٢٢؛ تاريخ الخلفاء، ص: ٧٧۔ 3 الاوائل للسیوطی؛ السكتواری: ٩٤۔
4 الاوائل للسیوطی؛ السكتواری: ٩٥۔

کیا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ بڑھ گیا تھا؟

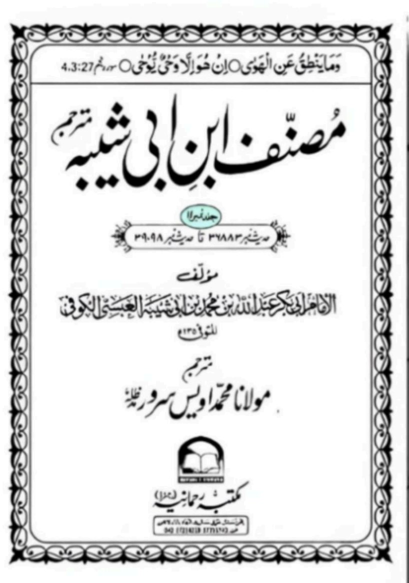
اس حوالے سے جو روایت پیش کی جاتی ہے وہ ضعیف ہے۔ مسلم اصول ہے کہ بخاری و مسلم کے علاوہ مدلس کی عن والی روایت بغیر سماع کی تصریح کے ضعیف ہوتی ہے۔ مذکورہ سند میں "مغیرہ بن مقسم الضبی" راوی مدلس ہے اور "عن" سے بیان کر رہا ہے سماع کی صراحت نہیں کی لهذا روایت ضعیف ہے۔

(تعریف أهل التقدیس بمراتب الموصوفین بالتدلیس ابن حجر 46/1
الفتح المبین في تحقیق طبقات المدلسین 12)



(۱) بَابُ أَوَّلِ مَا فُعِلَ وَمَنْ فَعَلَهُ

سب سے پہلے کون سا عمل کس نے کیا؟





قَرَأْتُ عَلَى مَسْلَمَةَ بْنِ الْقَاسِمِ ، حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ

بِبَغْدَادَ ، فِي رَبِيعِ ... وَعِشْرِينَ وَثَلَاثٌ

وَأَوَّلُ مَنْ أَذَّنَ فِي الْعِيدَيْنِ زِيَادٌ.

(۳۶۸۸۴) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے عیدین کے لئے منبر

لئے اذان زیاد نے دلوائی۔

(۳۶۸۸۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ جَالِسًا مُعَاوِيَةُ حِينَ كَبِرَ وَكَثُرَ شَحْمُهُ وَعَظُمَ بَطْنُهُ.

(۳۶۸۸۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ لیکن یہ اس وقت ہوا جب وہ بوڑھے ہو گئے تھے، جسم فربہ اور پیٹ بڑھ گیا تھا۔

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

ابو اسحاق، نشہل بن دارم رحمہ اللہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ کاتبِ وحی ہیں۔

(الطوریات للسلفی 1299 وسندہ صحیح)

١٢٩٩ـ **أنشدنا** أبو عبد الله الصوري ، أنشدنا أبو محمَّد عبد الرحمن ابن عمر بن محمَّد بن سعيد التُّجيبي ، و أبو العبَّاس مُنير بن أحمد بن الحسن الخلَّال قالا : أنشدنا أبو الطَّيِّب محمد بن جعفر غُنْدَر[1] ، [ل٢٧٧/ب] أنشدنا نَهْشَلُ بنُ دَارِم لنفسه :

يَهُودُ الْمُسْلِمِينَ رَوَافِضُوهُمْ ... إِلَهِي لا تَدَعْ مِنهُمْ بَقِيَّه

فَقَدْ كَرِهُوا الْكِتَابَ وحَرَّفوهُ ... لِكَيْ تَخفَى أُمُورُهُمُ الشَّنِيَّه

لَهُم جَفْرٌ تَعالَى الله عمَّا ...

فَحَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ...

فَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ بِقَتْلِ قَوْمٍ ...

هُمْ جَحَدُوا النَّبِيَّ وَعَانَدُوهُ ...

كَمَا بَرِئَ النَّوَاصِبُ مِنْ عَلِيٍّ ...

وَلا حَيًّا كِلابَ النَّارِ أَيْضًا ...

خَلِيلِيْ عُدْ عَنْ أَهْوَاءِ جَهْمٍ ...

فَمَحْضُ الدِّينِ إِنْ فَتَّشْتَ عَنْهُ ...

رَضُوا بِاللهِ رَبًّا ثُمَّ قَالُوا ...

وَ صَدِّيقٌ خَلِيفَتُهُ عَلَيْنَا ... وَفَارُوقٌ حَكَاهُ عَلَى الشَّوِيه

وعُثْمَانٌ وَخَامِسُهُم عَلِيٌّ ... أبو السِّبْطَيْنِ بَعْلُ الهاشميَّه

وَطَلْحَةُ و الزبيرُ مَعَ ابنِ عوْفٍ ... وسعدٌ والسَّعيدُ على البقيَّه

وَأَصحابُ النَّبيِّ فخيرُ قرْنٍ ... مَضَى ويكونُ حَتَّى السَّاهِرِيه[1]

وَلا تنسَى مُعَاوِيةَ بنَ صَخرٍ ... رَدِيفاً لِلنبِيِّ عَلَى المَطِيه[ل٢٧٨/أ]

وَ كَاتِبَ وَحيِ خَالِقِنَا بِفَهْمٍ ... وخَالَ الْمُؤْمِنينِ ذوِي الرَّضِيه[2]

الطُّيُورِيَّات

من انتخاب الشيخ الأجل الفقيه

الإمام الحافظ شيخ الإسلام أوحد الأنام فخر الأئمة

أبي طاهر أحمد بن محمد بن أحمد السلفي الأصبهاني

من أصول كتب الشيخ أبي الحسين المبارك

بن عبد الجبار الطيوري بن عبد الله الصيرفي الحنبلي

دراسة وتحقيق

دسمان يحيى معالي — عباس صخر الحسن

المجلد الأول

أضواء السلف

١٣٠٠ـ **أنشدنا** محمد ، أنشدنا أبو محمد عبد المحسن بن غلبون الصوري :

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ مومنوں کے ماموں، ابوعبد الرحمن بن ابو سفیان صحر بن حرب، اموی خلیفہ اور کاتبِ وحی ہیں۔ فتح مکہ والے سال مشرف بہ اسلام ہوئے۔

(التوضيع لشرح الجامع الصحيح 343/3)

وقد ٱتفق أصحاب الأطراف وغيرهم عَلَىٰ أنه من حديث ابن شهاب، عن حميد فتنبه لذلك، وقد وقع للبخاري مثل هٰذا في كتاب التوحيد في باب: قوله ﷺ: «رجل آتاه الله القرآن» فقال فيه: (حدثنا)[١] علي بن عبد الله، (ثنا)[٢] سفيان، قَالَ الزهري. وذكر الحديث، ثمَّ قَالَ[٣]: سمعت من سفيان مراراً لم أسمعه يذكر الخبر وهو من صحيح حديثه[٤]. لكن يمكن أن يقال: سفيان مدلس. فنبه عليه البخاري لأجل ذَلِكَ.

ثالثها: في التعريف برواته غير من سلف:

أما معاوية (ع) فهو خال المؤمنين، أبو عبد الرحمن بن أبي سفيان صخر بن حرب الخليفة الأموي كاتب الوحي، أسلم عام الفتح، وعاش ثمانيًا وسبعين سنة، ومات سنة ستين في رجب[٥]. ومناقبه جمة، وليس في الصحابة معاوية بن صخر غيره، وفيهم: معاوية فوق العشرين[٦].

---

(١) في (ف): نا.

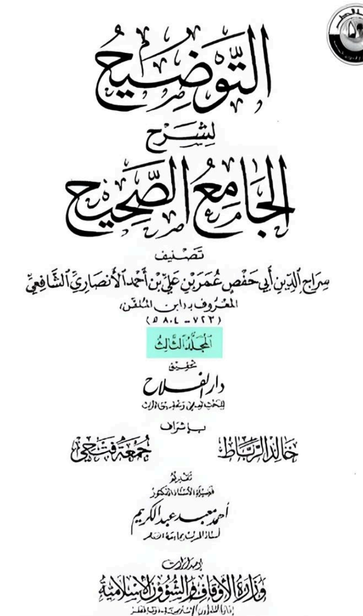
(٢) في (ف): نا.

(٣) القائل هو: عليٌّ بن المديني وهو الراوي عن سفيان

(٤) سيأتي برقم (٧٥٢٩) كتاب: التوحيد، باب: قول النبي

(٥) ٱنظر ترجمته في: «معجم الصحابة» للبغوي ٥/ ٦٣ ... لابن قانع ٣/ ٧٢ (١٠٢٦)، «معرفة الصحابة» ٥/ ... «الاستيعاب» ٣/ ٤٧٠- ٤٧٥ (٢٤٦٤)، «أسد الغابة ... «الإصابة» ٣/ ٤٣٣- ٤٣٤ (٨٠٦٨).

(٦) منهم معاوية بن ثعلبة، معاوية بن ثور، معاوية بن ... معاوية بن الحكم، معاوية بن حيدة، معاوية بن ... معاوية بن عبد الله بن أبي أحمد، معاوية بن عبد الله، ... قرمل، معاوية الليثي، معاوية بن محصن، معاوية ... معاوية بن نوفل، معاوية الهذلي، معاوية بن أنس الس...


التوضيح لشرح الجامع الصحيح

تصنيف

سراج الدين أبي حفص عمر بن علي بن أحمد الأنصاري الشافعي

المعروف بـ«ابن الملقن»

(٧٢٣ - ٨٠٤ هـ)

المجلد الثالث

تحقيق

دار الفلاح

بإشراف

خالد الرباط — جمعة فتحي

تقديم

أحمد معبد عبد الكريم

إصدارات

وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

صحیح البخاری کے شارح امام اصبہانیؒ اہل حدیث کا اجماعی عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: سیدنا معاویہ بن ابوسفیانؓ کو وحی الٰہی کا کاتب و امین، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سواری پہ سوار ہونے اور مومنوں کے ماموں ہونے کا شرف حاصل ہے۔

(الحجة في بيان المحجة وشرح عقيدة أهل السنة للصبهانی 232/1)

مخلوق، منه بدا وإليه يعود، ومن قال: إنه مخلوق فهو كافر بالله جهمي، ومن وقف في القرآن فقال: لا أقول: مخلوق ولا غير مخلوق فهو واقفي جهمي، ومن قال: لفظي بالقرآن مخلوق، فهو لفظي[١] جهمي، ولفظي بالقرآن وكلامي بالقرآن وقراءتي وتلاوتي للقرآن قرآن، والقرآن حيثما تلي وقرىء وسمع وكتب وحيثما تصرف[٢] فهو غير مخلوق/وأن أفضل الناس [٤٦/أ] وخيرهم/بعد رسول الله ﷺ أبو بكر الصديق، ثم عمر الفاروق، ثم عثمان ذو النورين، ثم عليّ الرضا رضي الله عنهم أجمعين، فإنهم الخلفاء الراشدون المهديون، بويع كل واحد منهم يوم بويع، وليس أحد أحق بالخلافة منه[٣]، وأن رسول الله ﷺ شهد للعشرة بالجنة، وهم أبو بكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير وسعد وسعيد وعبد الرحمٰن بن عوف، وأبو عبيدة بن الجراح رضي الله عنهم، وأن عائشة الصديقة بنت الصديق حبيبة حبيب الله مبرأة من كل دنس، طاهرة من كل ريبة، فرضي الله عنها، وعن جميع أزواج رسول الله ﷺ أمهات المؤمنين الطاهرات وأن معاوية بن أبي سفيان كاتب وحي الله وأمينه، ورديف رسول الله ﷺ وخال المؤمنين رضي الله عنه، وأن الله عز وجل استوى على عرشه بلا كيف ولا تشبيه ولا تأويل، فالاستواء معقول، والكيف فيه مجهول، والإيمان به واجب، والإنكار له كفر، وأنه جل جلاله مستوٍ على عرشه بلا كيف، وأنه جل جلاله بائن من خلقه والخلق بائنون منه، فلا حلول ولا ممازجة ولا اختلاط ولا ملاصقة لأنه الفرد البائن من خلقه، الواحد الغني عن الخلق، علمه بكل مكان، و... لا يعزب عنه مثقال ذرة في الأرض ولا في ال... وما تكنه الصدور ﴿وما تسقط من ورقة إلا يعلمها

---

(١) تقدم تعريف الواقفة واللفظية.

(٢) في جـ «يصرف».

(٣) في الأصل «منهم» وهو خطأ.

(٤) في جـ «ولا يعزب».



إملاء
الإمام الحافظ قوام السنة أبي القاسم إسماعيل
ابن محمد بن الفضل التيمي الأصبهاني المتوفى سنة ٥٣٥هـ

الجزء الأول



دار الراية
للنشر والتوزيع

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

جب دشمنانِ صحابہ نے سیدنا معاویہؓ کے کاتبِ وحی ہونے کا انکار کیا تو شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ نے فرمایا "علم اور دلیل کا اس دعویٰ سے کیا تعلق ؟ اس پہ کیا دلیل ہے کہ سیدنا معاویہؓ نے صرف خطوط لکھے ہیں اور وحی کا ایک لفظ بھی نہیں لکھا؟"

(منہاج السنہ النبویہ 427/4)

فصــل

تابع الرد على مزاعم الرافضي عن معاوية رضى الله عنه

وأما قول الرافضي: «وسمّوه كاتب الوحي ولم يكتب له كلمة[1] واحدة من الوحي».

(*) فهذا قول بلا حجة ولا علم[2]، فما الدليل على أنه لم يكتب له كلمة[3] واحدة من الوحي(*)، وإنما كان يكتب له رسائل؟

وقوله: «إن كتاب الوحي كانوا بضعة عشر أخصّهم وأقربهم إليه عليّ».

فلا ريب[4] أن عليًا كان ممن يكتب له أيضا، كما كتب الصلح بينه وبين المشركين عام الحديبية. ولكن كان يكتب له أبو بكر وعمر أيضا، ويكتب له زيد بن ثابت [بلا ريب][5].

ففى الصحيحين أن زيد بن ثابت لما نز...

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [سورة النساء: ٩٥] كتبها [له][6] ...

مِنهاج السُّنة النبوية

لابن تيمية

أبي العباس تقي الدين أحمد بن عبد الحليم

تحقيق

الدكتور محمد رشاد سالم

الجزء الرابع

(١) أ، ب: ولم يكتب له ولا كلمة؛ ص، ر، هـ: ولم يـ...

(*-*) : ما بين النجمتين ساقط من (و).

(٢) ن، م: بلا علم ولا حجة.

(٣) أ، ب: لم يكتب له ولا كلمة..

(٤) أ، ب، ص: ولا ريب.

(٥) بلا ريب: فى (أ)، (ب) فقط.

(٦) له: زيادة فى (أ)، (ب). وفى (و): كتبها زيد بن ثـ... رضى الله عنه فى: البخارى ٦/٤٨ (كتاب الـ... القاعدون...)؛ مسلم ٣/١٥٠٨ ـ ١٥٠٩ (كتاب الإمارة، باب سقوط فرض الجهاد عن...

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان، سیدنا علی بن ابی طالب، سیدنا زید بن ابی ثابت، سیدنا خالد بن سعید بن العاص، سیدنا معاویہ بن ابی سفیان، سیدنا العلاء بن الحضرمی و حنظلہ بن ابی ربیع رضی اللہ عنہم یہ سب حضرات رسول اللہ ﷺ کے کاتبِ وحی تھے۔

(الهبات السنية 142)


الهبات السَّنيَّةُ العَليَّةُ
على
أبياتِ الشاطبيَّةِ الرائيَّةِ
وهو شرح لرائية الشاطبي "عقيلة أتراب القصائد"
تأليف
ملا علي القاري الهروي
المتوفى (١٠١٤)
تحقيق
د. عبد الرحمن بن عبد العزيز بن عبد الله بن عبد الكريم السديس

ثابت ومن أضيف إليه من أهل الإتقان والضبط ف
بمكان عظيم في معرفة الكتابة، وقد اختاره النبي ﷺ ل
شيئًا عن عدم التحصيل وضعف المعرفة، فإياك أن تس
العرب أهل الكتاب والأقلام، ففي هجائهم ضعف و
يحتج بقوله ﷺ: "إنا أمة أمية لا نكتب ولا نَحْسُ
يكتب؛ فإن عدم كتابته كان زيادة دلالة في معجزته ك
تعالى: ﴿وَمَا كُنتَ تَتْلُواْ مِن قَبْلِهِۦ مِن كِتَٰبٍ وَلَا تَخُطُّهُۥ بِيَمِينِ
[العنكبوت:٤٨].

وأما بقية العرب فكان الغالب عليهم عدم القراءة والكتابة، والحكم باعتبار الأغلب؛ وإلا فجماعة منهم كانوا أرباب الكتابة وهم في الغاية القصوى في المعرفة والفطانة، وكُتَّابُ رسول الله ﷺ: عثمان بن عفان، وعلي بن أبي طالب، وزيد بن ثابت، وأُبَيُّ بن كعب، وأبان بن سعيد، وخالد بن سعيد بن العاص، ومعاوية بن أبي سفيان(٢)، والعلاء بن الحضرمي، وحنظلة بن الربيع رضي الله عنهم، وكل هؤلاء كُتَّابُ الوحي لرسول الله ﷺ، وكان الزبير بن العوام، وجهم بن الصلت؛ يكتبان أموال الصدقة، وكان حذيفة يكتب خرص النخل، وكان المغيرة بن شعبة والحصين بن نمير يكتبان المداينات والمعاملات(٣)، ولما دخل المصريون على عثمان ضربه رجل

---

(١) رواه البخاري ك: الصوم باب: قول النبي لا نكتب ولا نحسب (١٩١٣). ومسلم ك: الصيام، باب: وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال والفطر لرؤية الهلال (١٠٨٠).

(٢) معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب الأموي؛ أمير المؤمنين ولد قبل البعثة بخمس سنين، ذكره الداني في تاريخ القراء وقال: وردت عنه الرواية في حروف القرآن، توفي في رجب سنة ستين. اهـ مختصرًا من غاية النهاية في طبقات القراء ٢/ ٣٠٣ ترجمة رقم (٣٦٢٥) وانظر: الإصابة ٣/ ٤٣٣ ترجمة رقم (٨٠٦٨).

(٣) ذكرهم جميعًا ابن كثير وترجم لكل منهم وذكر ما يدل على كونه كان من كتّاب الوحي في البداية والنهاية ٨/ ٣٢١-٣٥٦ وزاد أبا بكر، وعمر، وأرقم بن أبي الأرقم، وثابت بن قيس بن شمّاس، =

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابنِ الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کتابتِ وحی کا کہا۔

(المنتظم فی تاریخ الملوک والامم 185/5)

باب

ذكر خلافة معاوية(١)

هو معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف. . وأمه هند بنت عتبة بن ربيعة بن عبد شمس.

أسلم وهو ابن ثمان عشرة سنة، واستكتبه النبي ﷺ، وولاه عمر بن الخطاب رضي الله عنه مكان أخيه يزيد لما مات، فلم يزل كذلك خلافة عمر، وأقره عثمان وأفرد له جميع الشام، وقد ذكرنا ما جرى له مع أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضي الله عنه من القتال ومصالحة الحسن إياه، ومبايعته له بالخلافة، وذلك في سنة إحدى وأربعين، فسمي عام الجماعة، فاستعمل على القضاء فضالة بن عبيد، فلما مات استقضى أبا إدريس الخولاني، وكان على شرطته قيس بن حمز
سرحون بن منصور الرومي.

وكان معاوية أول من اتخذ الحرس، وأول من حز
أمر لعمرو بن الزبير بمائة ألف درهم ففض عمرو الكتاب
حسابه إلى معاوية أنكر ذلك وأمر عمراً بردها وحبسه
عنه.

وفي هذه السنة

جرى الصلح بين قيس بن / سعد

وذلك أن(٣) قيس بن سعد كان على شرطة جيش

المنتظم
في تاريخ الملوك والأمم
لأبي الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد ابن الجوزي
المتوفى سنة ٥٩٧ هـ.
دراسة وتحقيق
محمد عبد القادر عطا   مصطفى عبد القادر عطا
راجعه وصححه
نعيم زرزور
الجزء الخامس
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

(١) في الأصل: «ذكر حسب معاوية».
(٢) تاريخ الطبري ١٦٣/٥.   (٣) تاريخ الطبري ١٦٤/٥.

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ خلیفہ صحابی ہیں، فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے اور کاتبِ وحی بھی رہے۔

(تقريب التهذيب 6758)

تقريب التهذيب

للإمام الحافظ شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني الشافعي
المولود سنة ٧٧٣ - المتوفى سنة ٨٥٢
رحمه الله تعالى

قدّم له دراسة وافية
وقابله بأصل مؤلفه مقابلة دقيقة
محمد عوامة

دار الرشيد
سوريا - حلب

/٢٩٧

٦٧٤٤ ــ المعافى بن سُليمان الجَزَري، أبو محمد الرَّسْعَني، بفتح
ثم نون، صدوق، من العاشرة، مات سنة أربع وثلاثين

٦٧٤٥ ــ المعافى بن عمران الأزدي الفَهمي، أبو مسعود المَوْ
سنة خمس وثمانين، وقيل سنة ست. خ د س.

٦٧٤٦ ــ المعافى بن عمران الظِّهْري، بكسر المعجمة وسكون الهـ
من العاشرة. كن.

٦٧٤٧ ــ مُعان، بضم أوله وتخفيف المهملة، ابن رفاعة السَّلَامي
الإرسال، من السابعة، مات بعد الخمسين. ق.

٦٧٤٨ ــ معاوية بن إسحاق بن طلحة بن عبيدالله التيمي
السادسة. خ قد س ق.

٦٧٤٩ ــ معاوية بن جاهِمة، بالجيم، ابن العباس بن مِرداس السُّلَ
س ق.

٦٧٥٠ ــ معاوية بن حُدَيج، بمهملة ثم جيم، مصغر، الكندي، أبو عبدالرحمن وأبو نعيم، صحابي صغير، وقد ذكره يعقوب بن سفيان في التابعين. بخ د س.

٦٧٥١ ــ معاوية بن حُدَيج، آخر، متأخر، كوفي، جعفي، وهو والد أبي خيثمة وأخوَيه. تمييز.

٦٧٥٢ ــ معاوية بن حفص الشَّعبي، الكوفي، نزيل حلب، صدوق، من العاشرة. س.

٦٧٥٣ ــ معاوية بن الحَكَم السلمي، صحابي، نزل المدينة. ر م د س.

٦٧٥٤ ــ معاوية بن حكيم بن معاوية النُّمَيْري، مقبول، من الثالثة. ت.

٦٧٥٥ ــ معاوية بن حَيْدة بن معاوية بن كعب القشيري، صحابي، نزل البصرة، ومات بخراسان، وهو جَد بَهْز بن حكيم. خت ٤.

٦٧٥٦ ــ معاوية بن سَبْرة، بفتح المهملة وسكون الموحدة، السُّوَائي، بضم المهملة والمد، أبو العُبَيْدَيْن، بتصغير وتثنية، ثقة، من الثانية، مات سنة ثمان وتسعين. بخ.

٦٧٥٧ ــ معاوية بن سعيد بن شُريح التُّجِيبي، بضم المثناة وكسر الجيم ثم تحتانية ساكنة وموحدة، المصري، ويقال معاوية بن يزيد، مقبول، من السابعة. ق.

٦٧٥٨ ــ معاوية بن أبي سفيان: صخر بن حرب بن أميّة الأموي، أبو عبدالرحمن، الخليفة، صحابي، أسلم قبل الفتح، وكتب الوحي، ومات في رجب، سنة ستين، وقد قارب الثمانين. ع.

٦٧٤٧ ــ «السلامي» ضبط اللام بالتخفيف ولم يضبط السين بالإهمال، لذلك وضع بخطه تحتها ثلاث نقط، علامة على إهمالها، كما هو معروف.

٦٧٤٨ ــ «صدوق ربما وهم»: بل وثّقه سبعة أئمة، وانفرد أبو زرعة بتضعيفه.

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ المفضل الغلابی نے ذکر کیا ہے کہ زید بن ثابتؓ کاتب وحی تھے اور معاویہؓ نبی ﷺ اور عربوں کے درمیان کاتب تھے، اس (المفضل الغلابی) نے یہی کہا۔ اور ابن عباسؓ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں کھیل رہا تھا چنانچہ رسول اللہ صلی علیم نے مجھے بلایا اور فرمایا: معاویہ کو میرے پاس بلا کر لے آؤ اور وہ وحی لکھا کرتے تھے۔

(تاريخ اسلام ووفيات المشاهير والاعلام 541/2)

المدينة يقول: أين فقهاؤكم يا أهل المدينة، سمعتُ رسول الله ﷺ يَنهى عن هذه القُصّة، ثم وضعها على رأسه أو خَدِّه، فلم أرَ على عروس ولا على غيرها أجمل منها على معاوية[١].

وذكر المُفَضَّل الغَلَابي: أنَّ زيد بن ثابت كان كاتب وَحْي رسول الله ﷺ، وكان معاويةُ كاتبَه فيما بينه وبين العرب. كذا قال. وقد صَحَّ عن ابن عباس قال: كنت ألعبُ، فدعاني رسول الله ﷺ وقال: «ادع لي معاوية»، وكان يكتب الوحي[٢].

وقال معاوية بن صالح عن يونُس بن سَيْف، عن الحارث بن زياد، عن أبي رُهْم السَّماعي، عن العِرْباض بن سارية: سمعتُ رسول الله ﷺ وهو يدعونا إلى السُّحور: «هَلُمَّ إلى الغداء المبارك». ثم سمعتُه يقول: «اللهم علِّمْ معاوية الكتابَ والحسابَ، وقِهِ العذاب».

رواه أحمد في «مُسنده»[٣] وقد وَهِمَ فيه قُتيبة، وأسقط منه أبا رُهْم والعِرْباض.

وقال أبو مُسْهِر: حدثنا سعيد بن عبدالعزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبدالرحمن بن أبي عَمِيرة المُزني، وكان ...
ﷺ قال لمعاوية: «اللَّهم علِّمه الكتاب ...
الحديث رُواته ثقات، لكن اختلفوا في ...
صحابي، وروي نحوه من وجوه أُخَر[٤].

تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام
للمؤرخ الإسلام شمس الدين أبي عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي
المتوفى ٧٤٨هـ - ١٣٧٤م
المجلد الثاني
١١-١٠٠هـ
حققه وضبط نصه وعلق عليه
الدكتور بشار عواد معروف


دار الغرب الإسلامي

---

(١) إبراهيم صدوق، والحديث صحيح من طرق ...
أخرجه ابن عساكر ٥٩/ ٦٤- ٦٥ من طريق ...
وأخرجه البخاري ٤/ ٢١١ و٢١٧، ومسلم ...
عبدالرحمن، عن معاوية، به. وانظر تخريجه ...

(٢) أخرجه أحمد ١/ ٣٣٥ ومسلم ٨/ ٢٧ من طر...
به.

(٣) أحمد ٤/ ١٢٦، وإسناده ضعيف لجهالة ...
التقريب». وأخرجه من هذا الطريق أبو ...
وغيرهما. وليس عند أبي داود الدعاء لمعاوية.

(٤) هكذا قال وإسناده ضعيف، فقد اختلط سعيد بن عبدالعزيز بأخرة، وقد اضطرب في

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

معافی بن عمران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی، سسرالی رشتہ دار، کاتب اور وحی الٰہی پر قابلِ اعتماد شخصیت ہیں۔

(تاريخ بغداد 577/1 وسنده صحيح)


تاريخ مدينة السلام
وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها
تأليف
الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي
٣٩٢ - ٤٦٣ هـ
المجلد الأول
محمد بن إسحاق - محمد بن الحسن
المقدمة والخطط
حققه، وضبط نصه، وعلق عليه
الدكتور بشار عواد معروف
دار الغرب الإسلامي

لك فتفكَّر في ذلك. قال المِسْور: فعرفت أنَّ مُعاوية ما ذَكَر. قال عُروة: فلم يُسْمَع المِسْور بعد ذلك عليه[١].

أخبرنا محمد بن أحمد بن رِزق البَزّاز[٢]، إبراهيم بن محمد بن يحيى النَّيسابوري، قال: حدثنا ابن أحمد الحِيري قراءةً عليه، قال: حدثنا عُثمان الرَّبيع بن نافع يقول: مُعاوية بن أبي سُفيان ستر أص كَشَفَ الرَّجلُ السِّتْر اجتَرِىءَ على ما وراءه.

وأخبرنا ابن رزق، قال: حدثنا أبو الحُسين أحمد بن عُثمان بن يحيى الأدَمي البَزّاز[٣]، قال: حدثنا محمد بن أحمد بن أبي العَوّام، قال: حدثنا رباح بن الجَرّاح المَوْصلي، قال: سمعتُ رجلاً يسأل المُعافى بن عِمْران، فقال: يا أبا مسعود أين عُمر بن عبدالعزيز من مُعاوية بن أبي سُفيان؟ فغَضِبَ من ذلك غَضبًا شديدًا، وقال: لا يُقاس بأصحاب رسولِ الله ﷺ أحدٌ، مُعاوية صاحبه وصِهْره وكاتبه وأمينُه على وحي الله عزوجل، وقد قال رسولُ الله ﷺ: «دَعوا لي أصحابي وأصهاري فمن سَبَّهُمْ فعليه لعنةُ الله والملائكة والناس أجمعين»[٤].

(١) في م: «إلا استغفر له»، وما هنا من ب ١ و ل ١ وهو مجود فيهما، وإسناد هذه الحكاية صحيح، محمد بن خالد بن خلي ثقة كما بيناه في «تحرير التقريب»، وباقي رجال الإسناد ثقات.

(٢) في م: «البزار» آخره راء، مصحف.

(٣) كذلك.

(٤) إسناده ضعيف، لانقطاعه. وهو من حديث أنس بن مالك بهذا اللفظ عند ابن عساكر، كما في الكنز (٣٢٤٧٠). وقوله: «دعوا لي أصحابي» صحيح من حديث أنس، أخرجه أحمد ٣/٢٦٦ وغيره. وهو عند مسلم ٧/١٨٨ وغيره من حديث أبي سعيد الخدري بلفظ: «لا تسبوا أحدًا من أصحابي»، فلفظة «وأصهاري» غير محفوظة.

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام الطیب الحضرمی رحؒ سیدنا معاویہ رضؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وحی لکھنے والوں میں سے تھے۔

(قلادة النحر فی وفیات اعیان الدھر 379/1)

قلت : وفي « الرياض » للعامري : (أنه سكن البصرة ، ومات بها سنة ثمان وخمسين)(١) ، والله سبحانه أعلم ، رضي الله عنه .

٣٤٣ـ [معاوية بن أبي سفيان](٢)

معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصي القرشي الأموي أبو عبد الرحمٰن .

أسلم هو وأخوه يزيد وأبوهما يوم الفتح ، ويقال : إن معاوية أسلم يوم الحديبية وكتم إسلامه من أبويه .

وشهد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حنيناً ، وأعطاه من غنائم هوازن مئة بعير وأربعين أوقية ، وكان هو وأبوه من المؤلفة قلوبهم ، ثم حسن إسلامهما .

وكان معاوية أحد كتاب الوحي لرسول الله صلى الله عليه وسلم .

ولما بعث أبو بكر رضي الله عنه الجيوش إلى الشام . . سار معاوية مع أخيه يزيد ، فلما مات يزيد . . استخلفه علىٰ عمله بالشام وهو دمشق ، فأقره عمر رضي الله عنه ، ثم أقره عثمان وأضاف إليه باقي الشام ، ثم حصل بينه وبين علي رضي الله عنهما ما حصل وهو مستقل بالشام ، ثم سلم له الحسن بن علي الأمر في سنة أ... ما بقيت الأمة على خلافته ، وأقام بالشام عشرين سنة أميراً وعشرين خليفة ، وتوفي بـ... تسع وخمسين ـ عن اثنتين وثمانين سنة ، وأوصىٰ أ... صلى الله عليه وسلم أعطاه إياه ، وأن يجعل مما يلي ... رسول الله صلى الله عليه وسلم ، وأوصىٰ أن تسحق وتج... بي ذلك وخلوا بيني وبين أرحم الراحمين .

ولما نزل به الموت . . قال : يا ليتني كنت رجلاً من ... الأمر شيئاً ، وكان ابنه يزيد غائباً بحوران وقت وفاة أبيه ،

قِلَادَةُ النَّحْرِ في وَفيَاتِ أَعيَانِ الدَّهر
تأليف
الإمام العالم المؤرخ الفقيه
أبي محمد الطيب بن عبد الله بن أحمد بن علي بامخرمة
الهجراني الحضرمي الشافعي
رحمه الله تعالى
(٨٧٠-٩٤٧هـ)
المجلد الأول
عُني به
بوجمعة مكري خالد زواري
دار المنهاج

(١) « الرياض المستطابة » (ص١٠٨) .
(٢) « طبقات ابن سعد » (١٥/٦) ، و« معرفة الصحابة » (٢٤٩٦/٥) ... التاريخ » (١١٩/٣) ، و« أسد الغابة » (٢٠٩/٥) ، و« تهذيب الـ... النبلاء » (٤١٢/٣) ، و« تاريخ الإسلام » (٣٠٦/٤) ، و« البداية والنـ... و« شذرات الذهب » (٢٧٠/١) .

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ سیوطیؒ سیدنا معاویہؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبِ وحی تھے۔

(تاريخ الخلفاء 323)

خلافة معاوية بن أبي سفيان رضي الله عنهما

[٤١ـ٦٠هـ][١]

معاوية بن أبي سفيان صخر بن حَرْب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مَناف بن قصي الأموي ، أبو عبد الرحمـٰن .

أسلم هو وأبوه يوم فتح مكة ، وشهد حنيناً ، وكان من المؤلفة قلوبهم ، ثم حسن إسلامه ، وكان أحد الكُتَّاب لرسول الله صلى الله عليه وسلم .

روي له عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مئة حديث وثلاثة وستون حديثاً .

روىٰ عنه من الصحابة : ابن عباس ، وابن عمر ، وابن الزبير ، وأبو الدرداء[٢] ، وجرير البَجَلي ، والنعمان بن بشير وغيرهم .

ومن التابعين : ابن المسيب ، وحميد بن عبد الرحمـٰن وغيرهما .

[وصفه وما ورد في فضله ر

وكان من الموصوفين بالدهاء والحلم ، وقد و

أخرج الترمذي وحسنه عن عبد الرحمـٰن بن

عنه ، عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لم

مَهْدِياً »[٣] .



---

(١) انظر ترجمته في : « الطبقات الكبرىٰ » (١٥/٦) ، و«
الذهب » (١٨٨/٣) ، و« معرفة الصحابة » لأبي نعيم (٦/٥
و« تاريخ دمشق » (٥٥/٥٩) ، و« المنتظم » (١٨٥/٥) ، و«
الغابة » (٢٠٩/٥) ، و« تهذيب الكمال » (١٧٦/٢٨) ، و«
والنهاية » (١١٧/٨) ، و« الإصابة » (٤١٢/٣) .

(٢) اسمه : عويمر بن زيد بن قيس .

(٣) سنن الترمذي (٣٨٤٢) .

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام محمد ابن العماد العکری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ وحی لکھنے والوں میں سے تھے۔

(شذرات الذهب 270/1)

سنة ستين

فيها توفي مُعَاوِيَةُ بنُ أَبي سُفْيانَ بدِمَشْق في رجب وله ثمان وسبعون سنة، ولي الشَّامَ لعُمَرَ، وعُثْمان عشرين سنةً، وتملكها بعد عليٍّ عشرينَ [أخرى] إلاّ شهراً، وسار بالرعية سيرةً جميلة، وكان من دُهاة العرب وحلمائها، يضرب به المثل، وهو أحد كتبة الوحي، وهو الميزان في حب الصحابة، ومفتاح الصحابة، سئل الإمام أَحْمَدُ بنُ حَنْبَلٍ رضي الله عنه أيهما[1] أفضل مُعَاوِيَةُ أو عُمَرُ بنُ عَبْد العَزِيزِ، فقال: لَغُبارٌ لَحِقَ بأنفِ جَوادِ مُعَاوِيَةَ بين يدي رَسُولِ الله ﷺ خيرٌ مِنْ عُمَرَ بنِ عَبْدِ العَزِيز[2] رضي الله تعالى عنه، وأماتنا على محبته.

وفيها توفي سَمُرَةَ بن جُنْدب الفَزَاري، ف

وبِلال بن الحَارِث المُزَنيُّ.



---

(١) في الأصل، والمطبوع: «أيما»، وما أثبتناه يقتضيه الس

(٢) قلت: إن صح هذا من كلام الإمام أحمد رحمه الله، ف
عمر بن عبد العزيز الذي عُدَّ عند الكثيرين من أئمة ا
والذي له من المكارم ما لا يعد ولا يحصى، ومن أهم
التي كانت سائدة في عصور من سبقه من خلفاء بني
المكارم سوى الأمر بتدوين الحديث النبوي الشريف لـ
أمان واطمئنان ورخاء للمسلمين قاطبة، رحمه الله برحـ
الجنة تحت لواء سيد المرسلين.

امام عمر بن سمرة الجعدي رحمہ اللہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ خال المومنین مومنوں کے ماموں، کاتبِ وحی اور خلیفہ ہیں۔

(طبقات فقهاء اليمن الجعدى 47/1)

فصل

ثم ولى خالَ المؤمنين ، وكاتب وحى رب العـالمين ، معدن الحلم والحكم ، والمشار إليه بالفضل والـكرم ، أعلم أقرانه ، وأسخى أهل زمانه ، أبو عبد الرحمن معاوية بن أبى سفيان صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس القرشى .

أسلم عام الفتح ، وولى الشام لعمر وعثمان عشرين سنة ، وولى الخلافة [٣٨] عشرين سنة إلا شهراً . توفى بدمشق سنة ستين ، وهو ابن اثنتين وثمانين . وقيل : ابن ثمانى وسبعين سنة .

بلغ معاوية أن أهل الـكوفة بايعوا الحسن بن علىّ ، فسار يريد الـكوفة ، وسار الحسن يريده . فالتقوا بموضع من الـكوفة ، فصالح الحسن بن على معاوية ، وبايع له ودخل (معه)(١) الـكوفة ، ثم انصرف معاوية إلى الشام ، واستعمل على الـكوفة المغيرة بن شعبة . وقد صوَّب رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فعل الحسن بقوله : إن ابنى هـذا سيّد ، وسيصلح الله ... المسلمين(٢) (فكان ذلك صلحه لمعاوية ، وسل...

وأبوه أبو سفيان أسلم قبيل فتح مكة ح... صلى الله عليه وسلم صدقات الطائف ، وذهب... رسول الله صلى الله عليه وسلم ، والأخرى يوم ...

(١) تكملة من ح وع .
(٢) الحديث فى البخارى وفيه : ولعل الله ...
على البخارى ٦ : ٤٢٠ و ١١ : ٣٦٠ .
(٣) زيادة من ع .
(٤) تكملة من ح وع .

طبقات فقهاء اليمن

تأليف

عمر بن علي بن سمرة الجعدي

بتحقيق

فؤاد سيّد

أمين المخطوطات بدار الكتب المصرية



كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ کے کاتبِ وحی ہونے پہ اجماع ہے۔

(البدایہ والنہایہ : 354/8)

ومنهم ، رضى اللّهُ عنهم ، معاويةُ بنُ أبى سفيانَ صخرِ بنِ حربِ بنِ أمية الأُمَوىُّ ، وستأتى ترجمتُه فى أيامِ إمارتِه ، إن شاء اللّهُ تعالى . وقد ذكَرَه مسلمُ بنُ الحجاجِ فى كُتَّابِه ، عليه الصلاةُ والسلامُ[٤] . وقد روَى مسلمٌ فى « صحيحِه »[٥] مِن حديثِ عكرمةَ بنِ عمارٍ ، عن أبى زُمَيْلٍ سِماكِ بنِ الوليدِ ، عن ابنِ عباسٍ ، أن أبا سفيانَ قال : يا رسولَ اللّهِ ، ثلاثٌ أَعْطِنِيهِنَّ . قال : « نعم » . قال : تُؤَمِّرُنى حتى أُقاتِلَ الكُفارَ كما كنتُ أُقاتِلُ المسلمين . قال : « نعم » . قال : ومعاويةُ تجعَلُه كاتبًا بينَ يدَيك . قال : « نعم » . الحديثَ . وقد أفْرَدْتُ لهذا الحديثِ جزءًا على حدةٍ بسببِ ما وقَع فيه مِن ذكرِ طلبِه تزويجَ أمِّ حَبيبةَ مِن رسولِ اللّهِ ﷺ ، ولكن فيه مِن المحفوظِ تأميرُ أبى سُفيانَ وتوليتُه معاويةَ مَنصبَ الكِتابةِ بينَ يدَيه ، صلواتُ اللّهِ وسلامُه عليه ، وهذا قدْرٌ متفقٌ عليه بينَ الناسِ قاطبةً .

فأما الحديثُ الذى[١] قال الحافظُ ابنُ عساكرَ فى « تاريخِه »[٢] فى ترجمةِ مُعاويةَ هـٰهنا : أخْبَرَنا أبو غالبِ بنُ البَنَّا ، أنبأنا أبو محمدٍ الجَوْهرىُّ ، أنبأنا أبو علىٍّ محمدُ بنُ أحمدَ بنِ يحيى بنِ عبدِ اللّهِ العَطَشىُّ ، حدَّثنا أحمدُ بنُ محمدٍ البُورانىُّ ، ثنا السَّرِىُّ بنُ عاصمٍ ، ثنا الحسنُ بنُ زيادٍ ، عن القاسمِ بنِ بَهرامٍ ، عن أبى الزبيرِ ، عن جابرٍ ، أن رسولَ اللّهِ ﷺ استشار جبريلَ فى استكتابِ مُعاويةَ ، فقال : استَكْتِبْه فإنه أمينٌ . فإنه حديثٌ غريبٌ بل من[illegible] هو أبو عاصمٍ الهمَذانىُّ ، وكان يُؤَدِّبُ المعتزَّ باللّهِ ، ك[illegible] وقال ابنُ حِبّانَ وابنُ عَدِىٍّ : كان يَسْرِقُ الحدي[illegible] الموقوفاتِ ، لا يَحِلُّ الاحتجاجُ به . وقال الدارَقطنىُّ[illegible] وشيخُه الحسنُ بنُ زيادٍ ؛ إن كان اللؤلؤىَّ فقد ترَكه [illegible] كثيرٌ منهم بكذبِه ، وإن كان غيرَه فهو مجهولُ العي[illegible] بَهْرامٍ فاثنان ؛ أحدُهما يقالُ له : القاسمُ بنُ بَهْرامٍ ا[illegible] الأعرجُ . أصلُه مِن أصْبهانَ ، روَى له النسائىُّ ، عن سعيدِ بنِ جبيرٍ ، عن ابنِ[illegible]



کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام عبداللہ الخطیب التبریزی رحمہ اللہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ ان لوگوں میں سے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وحی لکھا کرتے تھے۔

(الا کمال فی اسماء الرجال 99)

قتل يوم الجمل في صفر سنة ست وثلاثين. حديثه عند

الأكمال
في أسماء الرجال
وهو تراجم رجال المشكاة
تأليف
الإمام العلامة محمد بن عبد الله الخطيب التبريزي
المتوفى سنة ٧٤١هـ

٨٢١ ـ مُرارة بن الربيع: هو مرارة بن الربيع ال
الثلاثة الذين تخلّفوا عن غزوة تبوك وتاب الله عليهم ون
(مرارة) بضم الميم.

٨٢٢ ـ مصعب بن عمير: هو مصعب بن عمير
وفضلائهم، هاجر إلى أرض الحبشة في أول من هاج
ﷺ بعث مصعباً بعد العقبة الثانية إلى المدينة يقرئهم
جمع الجمعة بالمدينة قبل الهجرة، وكان في الجاهلية
أسلم زهد في الدنيا فتخشّف جلده تخشُّف الحية، وقيل
بايع العقبة الأولى، فكان يأتي الأنصار في دورهم و
والرجلان حتى فشا الإسلام فيهم، فكتب إلى النبي ﷺ
على النبي ﷺ مع السبعين الذين قدموا عليه في العق
المدينة قبل أن يهاجر النبي ﷺ وهو أول من قدمها و
أكثر وفيه نزل (رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه) وكان إسلامه بعد دخول النبي دار الأرقم.

٨٢٣ ـ معاوية بن أبي سفيان: هو معاوية بن أبي سفيان القرشي الأموي وأمه هند بنت عتبة كان هو وأبوه من مسلمة الفتح ثم من المؤلفة قلوبهم، وهو أحد الذين كتبوا لرسول الله ﷺ الوحي وقيل لم يكتب له من الوحي شيئاً إنما كتب له كتبة. روى عنه ابن عباس وأبو سعيد، تولّى الشام بعد أخيه يزيد في زمن عمر ولم يزل بها متولياً حاكماً إلى أن مات وذلك أربعون سنة، منها في أيام عمر أربع سنين أو نحوه ومدة خلافة عثمان وخلافة علي وابنه الحسن وذلك تمام عشرين سنة ثم استوثق الأمر بتسليم الحسن بن علي إليه في سنة إحدى وأربعين ودام له [الأمر] عشرين سنة، ومات سنة ستين في رجب بدمشق وله ثمان وأربعون سنة وكان أصابته لقوة في آخر عمره، وكان يقول في آخر عمره يا ليتني كنت رجلاً من قريش بذي طوى ولم أر من هذا الأمر شيئاً، وكان عنده إزار رسول الله ﷺ ورداؤه وقميصه وشيء من شعره وأظفاره فقال كفّنوني في قميصه وأدرجوني في ردائه وأزروني بإزاره واحشوا منخري وشدقي ومواضع السجود مني بشعره وأظفاره وخلوا بيني وبين أرحم الراحمين.

٨٢٤ ـ معاوية بن الحكم: هو معاوية بن الحكم السلمي، كان ينزل المدينة وعداده في أهل الحجاز. روى عنه ابنه كثير وعطاء بن يسار وغيرهما مات سنة سبع عشرة ومائة.

٨٢٥ ـ معاوية بن جاهمة: هو معاوية بن جاهمة السلمي، عداده في أهل الحجاز. روى عن أبيه وعنه طلحة ابن عبيد الله.

٨٢٦ ـ مروان بن الحكم: هو مروان بن الحكم، يكنى أبا عبد الملك القرشي الأموي جد عمر بن عبد العزيز، ولد مروان على عهد رسول الله ﷺ قبل سنة اثنتين من الهجرة وقيل عام الخندق وقيل غير ذلك فلم ير النبي ﷺ لأن النبي ﷺ نفى أباه إلى الطائف فلم يزل بها حتى ولي عثمان فردّه إلى المدينة فقدمها وابنه معه. مات بدمشق سنة خمس وستين. روى عن

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام احمد بن حنبلؒ کو خط لکھا گیا کہ آپ ایسے شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جس کا یہ دعویٰ ہو کہ میں سیدنا معاویہؓ کو کاتبِ وحی نہیں مانتا اور نہ ہی انہیں خال المومنین (مومنوں کا ماموں) مانتا ہوں، انہوں نے تلوار کے زور پہ غضب کیا؟ تو امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا یہ بات انتہائی بری اور ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے قابل ہے ایسوں سے کنارہ کشی کی جائے ان کی مجلس اختیار نہ کی جائے اور ان کی گمراہیاں عوام الناس میں بیان کی جائیں۔

(السنہ للخلال 659 وسندہ صحیح)

٦٥٨ ـ أخبرنا أبو بكر المروذي قال : سمعت هارون بن عبد الله [١] يقول لأبي عبد الله : جاءني كتاب من الرقة أن قوماً قالوا : لا نقول معاوية خال المؤمنين ، فغضب وقال : ما اعتراضهم في هذا الموضع ، يجفون حتى يتوبوا [٢] .

٦٥٩ ـ أخبرني محمد بن أبي هارون ، ومحمد بن جعفر أن أبا الحارث [٣] حدثهم قال : وجهنا رقعة إلى أبي عبد الله ما تقول رحمك الله فيمن قال : لا أقول إن معاوية كاتب الوحي ولا أقول أنه خال المؤمنين ، فإنه أخذها بالسيف غصباً ؟ قال أبو عبد الله : هذا قول سوء رديء ، يجانبون هؤلاء القوم ولا يجالسون ونبين أمرهم للناس[٤] .

٦٦٠ ـ وأخبرنا أبو بكر المروذي قال : قلت لأبي عبد الله أيما أفضل معاوية أو عمر بن عبد العزيز فقال : معاوية أفضل ، لسنا نقيس بأصحاب رسول الله ﷺ أحداً ، قال النبي ﷺ : « خير الناس قرني الذي بعثت فيهم » [٥] [٦] .

٦٦١ ـ أخبرني عصمة بن عصام قال : ثنا ـ
[٦٧/أ] وسئل :/ من أفضل : معاوية أو عمر ب



---

(١) الحمال البزار أبو موسى .
(٢) إسناده صحيح .
(٣) أحمد بن محمد الصائغ .
(٤) إسناده صحيح . ولا شك أن معاوية رضي الله ع
وهو أخو أم حبيبة أم المؤمنين رضي الله عنهما .
(٥) أخرجه البخاري بلفظ : خير أمتي قرني ثم
عمران بن حصين فلا أدري أذكر بعد قرنه قرنين
باب «فضائل أصحاب النبي ومن صحب
فتح ٣/٧ .
(٦) إسناده صحيح وعمر بن عبد العزيز خليفة عادل ،
أفضل من الصحابي .

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبِ وحی اور بے شمار فضائل و مراتب کے مالک ہیں۔

(ارشاد الساری 251/1)

روي: أن سليمان نزل على نبطية بالعراق فقال لها: هل هنا مكان نظيف أصلي فيه؟ فقالت: طهّر قلبك وصلِّ حيث شئت. فقال: فقهت وفطنت الحق، ولو قال: علمت لم يقع هذا الموقع، ومفهومه أن من لم يتفقه في الدين فقد حرم الخير.

٧١ ـ **حدّثنا** سَعيدُ بنُ عُفَيرٍ قال: حدَّثَنا ابنُ وَهْبٍ عن يونُسَ عنِ ابنِ شِهابٍ قال: قال حُمَيدُ بنُ عبدِ الرحمٰنِ سَمِعْتُ مُعاويةَ خَطِيبًا يقول: سَمِعْتُ النبيَّ ﷺ يقول: «مَنْ يُرِدِ اللَّهُ به خَيرًا يُفَقِّهْهُ في الدِّينِ. وإنَّما أنا قاسِمٌ، واللَّهُ يُعطِي. ولنْ تزالَ هٰذهِ الأمَّةُ قائِمةً على أمْرِ اللَّهِ لا يَضُرُّهمْ مَنْ خالَفَهُم حتىٰ يأتيَ أمرُ اللَّه». [الحديث ٧١ـ أطرافه في: ٣٣١٦، ٣٦٤١، ٧٣١٢، ٧٤٦٠].

وبالسند السابق إلى المؤلف قال: **(حدّثنا سعيد بن عفير)** بضم العين المهملة وفتح الفاء وسكون المثناة التحتية آخره راء المصري واسم أبيه كثير بمثلثة، وإنما نسبه المؤلف لجده لشهرته به، المتوفى سنة ست وعشرين ومائتين **(قال: حدّثنا ابن وهب)** بسكون الهاء واسمه عبد الله بن مسلم القرشي المصري الفهري الذي لم يكتب الإمام مالك لأحد الفقه إلا له فيما قيل؛ المتوفى بمصر سنة سبع وتسعين ومائة لأربع بقين من شعبان **(عن يونس)** بن يزيد الأيلي **(عن ابن شهاب)** الزهري **(قال: قال حميد بن عبد الرحمن)** بن عوف وحاء حميد مضمومة، وفي نسخة حدّثني بالإفراد حميد بن عبد الرحمن قال: **(سمعت معاوية)** بن أبي سفيان صخر بن حرب كاتب الوحي لرسول الله ﷺ ذا المناقب الجمة، المتوفى في رجب سنة ستين وله من العمر ثمان وسبعون سنة، وله في البخاري ثمانية أحاديث أي سمعت قوله حال كونه **(خطيبًا)** حال كونه **(يقول سمعت النبي)** وفي رواية الأصيلي: سمعت رسول الله (ﷺ) أي كلامه حال كونه **(يقول)**:

(من يرد الله) عز وجل بضم المثناة التحتية وكسر الراء
طرفي الممكن المقدر بالوقوع **(به خيرًا)** أي جميع الخيرات أو خي
الدين) والفقه لغة الفهم والحمل عليه هنا أولى من الاصطلاحي
موصول فيه معنى الشرط كما مرّ، ونكر خيرًا ليفيد التعميم
سياق النفي أو التنكير للتعظيم إذ إن المقام يقتضيه، ولذا قدر ك
أي أقسم بينكم تبليغ الوحي من غير تخصيص **(والله يعطي)** ك
تعلقت به إرادته تعالى، فالتفاوت في أفهامكم منه سبحانه، و
فلا يفهم منه إلا الظاهر الجلي ويسمعه آخر منهم أو من القرن ا
منه مسائل كثيرة ﴿وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء﴾ [الجمعة:

وقال الطيبي: الواو في قوله: وإنما أنا قاسم للحال م
الثاني فالمعنى أن الله تعالى يعطي كلاً ممن أراد أن يفقهه است

إِرْشَادُ السَّارِي
لِشَرْحِ صَحِيحِ البُخَارِي
تأليف
الإمام شهاب الدين أبي العباس أحمد بن محمد الشافعي القسطلاني
المتوفى سنة ٩٢٣ هـ.
ضبطه وصححه
محمد عبد العزيز الخالدي
الجزء الاول
يحتوي على الكتب التالية:
بدء الوحي ـ الإيمان ـ العلم ـ الوضوء ـ الغسل ـ الحيض ـ التيمم
دار الكتب العلمية
بيروت ـ لبنان

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام ابن العطارؒ سیدنا معاویہؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے کاتبِ وحی تھے۔

(العدة فی شرح العمدة 645/1)

العُدة في شرح العُمدة
في أحاديث الأحكام
للإمام علاء الدين علي بن داود بن العطار الشافعي
المولود سنة ٦٥٤هـ والمتوفى سنة ٧٢٤هـ
رحمه الله تعالى
وقف على طبعه والعناية به
نظام محمد صالح يعقوبي
المجلد الأول

السنن والمسانيد، وروى عنه جماعة من التا

وأما معاوية: فهو ابن أبي سفيان، و
شمسِ بنِ عبدِ منافٍ، كنيته أبو عبد الرح
عبدِ شمس، كان هو وأبوه وأخوه يزيدُ بن
عن معاوية أنه قال: أسلمتُ في عمرة القض
وكانت أمي تقول: إن خرجتَ، قطعت عنك

وأما أبوه صخر، فذكر ابن قتيبة: أن
والأخرى يوم اليرموك، ومات في خلافة ع

وهو أول من عمل المقصورة سنة أرب
وأول من بلغ درجات المنبر خمس عشرة
خليفةً بعده في صحته، وأول من جعل على رأسه حَرَساً، وأول من قِيدت بين يديه الجنائب، وأول من اتخذ الخِصْيان في الإسلام، وأول من قتل مسلماً صبراً؛ حجراً وأصحابه، وكان يقول: أنا أول الملوك[2]، وولاه عمر ـ رضي الله عنه ـ الشام بعد موت أخيه يزيد، وكان معاوية أحدَ كتاب الوحي لرسول الله ﷺ، وحضر غزوةَ قيسارية مع أخيه يزيد، واستخلفه على غزوها حين سار إلى دمشق، ولم يزل معاوية عليها حتى فتحها، وقد قيل: إن فتحها كان في سنة تسع عشرة في خلافة عمر ـ رضي الله عنه ـ، وفي ذي الحجة منها توفي يزيد بن أبي سفيان في دمشق، وولي معاويةُ بعده، وجزع عمر على يزيد جزعاً شديداً، وكتب بالولاية بعده لمعاوية، فأقام أربع سنين، فأقره عثمان عليها اثنتي عشرة سنة إلى أن مات، ثم كانت الفتنة بينه وبين علي ـ رضي الله عنه ـ، فحاربه

---

(١) وانظر ترجمته في: «الجرح والتعديل» لابن أبي حاتم (٩/٤٨)، و«الثقات» لابن حبان (٥/٤٩٨)، و«تاريخ دمشق» لابن عساكر (٦٢/٤٢٧)، و«تهذيب الأسماء واللغات» للنووي (٢/٤٤١)، و«تهذيب الكمال» للمزي (٣٠/٤٣١)، و«تهذيب التهذيب» لابن حجر (١١/١٠٠).

(٢) رواه ابن أبي شيبة في «المصنف» (٣٠٧١٤)، وابن عساكر في «تاريخ دمشق» (٥٩/١٧٧).

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن عساکرؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ بن ابو سفیانؓ کی فضیلت میں مروی ابوحمزہ کی حدیث سب سے صحیح ہے، سیدنا عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب تھے۔

(تاریخ دمشق 106/59)

كتب إليَّ أَبُو نصر بن القُشيري، أَنَا أَبُو بَكْر البيهقي، أَنَا أَبُو عَبْد اللّه الحافظ قال: سمعت أبا العباس الأصم يقول: سمعت أَبِي يقول: سمعت إِسْحَاق بن إِبْرَاهيم الحنظلي يقول: لا يصح عن النبي ﷺ في فضل مُعَاوِيَة بن أَبِي سُفْيَان شيء، وأصح ما روي في فضل مُعَاوِيَة حديث أَبِي حمزة عن ابن عباس أنه كاتب النبي ﷺ. فقد أخرجه مسلم في صحيحه[١]. وبعده حديث العرباض: «اللّهمّ علّمه الكتاب»، وبعده حديث ابن أَبِي عميرة: «اللّهمّ اجعله هادياً مهديا»[٢] [٣].

أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّد بن الإسفرايني، أَنَا عَلي بن الحُسَيْن ـ إجازة ـ نا أَبُو منصور، نَا أَبُو القَاسِم، نَا إِسْحَاق، نَا أَبُو عمران، نَا عيسى بن عَبْد اللّه بن سُلَيْمَان، نَا نُعَيم بن حمّاد[٤]، نَا مُحَمَّد بن حرب، عَن أَبِي بكر بن أَبِي مريم، نَا مُحَمَّد بن زياد، عَن عوف بن مالك الأشجعي قال:

تاريخ مدينة دمشق
وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها
تصنيف
الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي
المعروف بابن عساكر
٤٩٩هـ - ٥٧١هـ
دراسة وتحقيق
محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي
الجزء التاسع والخمسون
معالي - مغيث
دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

بينا أنا راقد في كنيسة يوحنا ـ وهي يومئذ مسجد ...
فإذا أنا بأسد يمشي بين يدي، فوثبتُ إلى سلاحي، ف...
برسالة لتبلّغها، قلتُ: وَمَنْ أرسلك؟ قال: الله أرسلني إ...
من أهل الجنّة، فقلت له: ومن مُعَاوِيَة؟ قال: مُعَاوِيَة بن أ...

أَنْبَانَا أَبُو عَلي الحدّاد وغيره، قالوا: أنا أَبُو بَكْر ب...
أَبُو يزيد القراطيسي، نَا المعلّى بن الوليد القعقاعي، نَا مُـ...
بكر بن عَبْد اللّه بن أَبِي مريم الغسّاني، عَن مُحَمَّد بن ...
الأشجعي قال:

كنت قائلاً في كنيسة بأريحا ـ وهي يومئذ مسجد يُصـ...
من نومته وإذا معه في البيت أسدٌ يمشي إليه، فقام فزعاً إ...

---

(١) رواه ابن كثير في البداية والنهاية ٨/ ١٣١، نقلاً عن ابن عساكر.
(٢) راجع صحيح مسلم ٤٤ كتاب فضائل الصحابة (٤٠) باب من فضائل أبي سفيان بن حرب ج٢٥٠١ (٤/ ١٩٤٥).
(٣) انظر ما تقدم قريباً.
(٤) رواه ابن كثير في البداية والنهاية ٨/ ١٣٢ نقلاً عن ابن عساكر.
(٥) رواه الطبراني في المعجم الكبير ١٩/ ٣٠٧ رقم ٦٨٦.
(٦) تحرفت في المعجم الكبير إلى: حبيب.

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

ابو حارث احمد بن محمد صائغؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ابو عبد اللہ امام احمد بن حنبلؒ کو خط لکھا کہ آپ ایسے شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں، جس کا دعویٰ ہو کہ میں معاویہؓ کو کاتبِ وحی نہیں مانتا اور نہ ہی انہیں خال المؤمنین (مومنوں کے ماموں) تسلیم کرتا ہوں، بلکہ انہوں نے یہ لقب بزور باز و اختیار کر لیا ہے؟ فرمایا : یہ بات انتہائی بری اور نا قابل التفات ہے، ایسوں سے کنارہ کشی کی جائے ، ان کی مجلس اختیار نہ کی جائے اور ان کی گمراہیاں عوام الناس میں بیان کی جائیں ۔

(السنہ للخلال : 659 وسندہ حسن)

٦٥٨ ـ أخبرنا أبو بكر المروذي قال : سمعت هارون بن عبد الله (١) يقول لأبي عبد الله : جاءني كتاب من الرقة أن قوماً قالوا : لا نقول معاوية خال المؤمنين ، فغضب وقال : ما اعتراضهم في هذا الموضع ، يجفون حتى يتوبوا (٢) .

٦٥٩ ـ أخبرني محمد بن أبي هارون ، ومحمد بن جعفر أن أبا الحارث (٣) حدثهم قال : وجهنا رقعة إلى أبي عبد الله ما تقول رحمك الله فيمن قال : لا أقول إن معاوية كاتب الوحي ولا أقول أنه خال المؤمنين ، فإنه أخذها بالسيف غصباً ؟ قال أبو عبد الله : هذا قول سوء رديء ، يجانبون هؤلاء القوم ولا يجالسون ونبين أمرهم للناس(٤) .

٦٦٠ ـ وأخبرنا أبو بكر المروذي قال : قلت لأبي عبد الله أيما أفضل معاوية أو عمر بن عبد العزيز فقال : معاوية أفضل ، لسنا نقيس بأصحاب رسول الله ﷺ أحداً ، قال النبي ﷺ : « خير الناس قرني الذي بعثت فيهم » (٥) (٦) .

٦٦١ ـ أخبرني عصمة بن عصام قال : ثنا حنبل قال ، سمعت أبا عبد الله وسئل :/ من أفضل : معاوية أو عمر [٦٧/أ]



لأبي بكر أحمد بن محمد بن هارون بن يزيد الخلال
المتوفى سنة ٣١١هـ

(١ - ٣)

دراسة وتحقيق
الدكتور عطية الزهراني

دار الراية
للنشر والتوزيع

---

(١) الحمال البزار أبو موسى .
(٢) إسناده صحيح .
(٣) أحمد بن محمد الصائغ .
(٤) إسناده صحيح . ولا شك أن معاوية رضي الله ع
وهو أخو أم حبيبة أم المؤمنين رضي الله عنهما .
(٥) أخرجه البخاري بلفظ : خير أمتي قرني ثم
عمران بن حصين فلا أدري أذكر بعد قرنه قرنين
باب «فضائل أصحاب النبي ومن صحب
فتح ٧/٣ .
(٦) إسناده صحيح وعمر بن عبد العزيز خليفة عادل
أفضل من الصحابي .

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ شمس الدین سرخسیؒ سیدنا معاویہؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ یقیناً جو کبار صحابہ کرام میں سے تھے کاتبِ وحی تھے اور امیر المومنین تھے۔

(المبسوط للسرخسی48/24)

معاوية رضى الله عنه ماقال عن اعتقاد وقد كان هو من كبار الصحابة رضى الله عنهم وكان كاتب الوحى وكان أمير المؤمنين وقد أخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم بالملك بعده فقال له عليه السلام يوما اذا ملكت أمر أمتى فاحسن اليهم الا أن نوبته كانت بعد انتهاء نوبة على رضى الله عنه ومضي مدة الخلافة فكان هو مخطئا فى مزاحمة علي رضى الله عنه تاركا لما هو واجب عليه من الانقياد له لايجوز أن يقال فيه أكثر من هذا ويحكى أن أبا بكر محمد بن الفضل رحمه الله كان ينال منه فى الابتداء فرأى فى منامه كان شعرة تدلت من لسانه الى موضع قدمه فهو يطؤها ويتألم من ذلك ويقطر الدم من لسانه فسأل المعبر عن ذلك فقال انك تنال من واحد من كبار الصحابة رضى الله عنه فاياك ثم اياك وقد قيل فى تأويل الحديث أيضا ان تلك التماثيل كانت صغارا لاتبدو للناظر من بعد ولا بأس باتخاذ مثل ذلك على ماروى انه وجد خاتم دانيال عليه السلام فى زمن عمر رضى الله عنه كان عليه نقش رجل بين أسدين يلحسانه وكان على خاتم أبى هريرة ذبابتان فعرفنا انه لا بأس باتخاذ ماصغر من ذلك ولكن مسروقا رحمه الله كان يبالغ فى الاحتياط فلا يجوز اتخاذ شئ من ذلك ولا بيعه ثم كان تغريق ذلك من الامر بالمعروف عنده وقد ترك ذلك مخافة على نفسه وفيه تبيين أنه لا بأس باستعمال التقية وانه يرخص له فى ترك بعض ماهو فرض عند خوف التلف على نفسه ومقصوده من ايراد الحديث ان يبين أن التعذيب بالسوط

لانه قال لو علمت انه يقتلني لغرقتها ولكن أخا

السوط أشد من فتنة السيف وعن جابر بن

طاعة الظالم اذا أكرهنى عليها وانما أراد بيان

أكرهه المشرك عليها فالظالم هو الكافر قال الله ت

الظالم فى القتل لان الاثم على المكره فى القتل لا

كان آثما اثم القتل علي مابينه والله أعلم

باب مايكره عليه اللص

(قال رحمه الله) ولو أن لصوصا من الم

تجمعوا فغلبوا على مصر من امصار المسلمين وأم

﴿الجزء الرابع والعشرون من﴾

كتاب المبسوط لشمس الدين السرخسي

وكتب ظاهر الرواية أتت • ستا وبالأصول أيضا سميت
صنفها محمد الشيبانى • حرر فيها المذهب النعمانى
الجامع الصغير والكبير • والسير الكبير والصغير
ثم الزيادات مع المبسوط • تواترت بالسند المضبوط
ويجمع الست كتاب الكافى • للحاكم الشهيد فهو الكافى
أقوى شروحه الذى كالشمس • مبسوط شمس الامة السرخسى

﴿تنبيه﴾ قد باشر جمع من حضرات أفاضل العلماء تصحيح هذا الكتاب بمساعدة جماعة من ذوى الدقة من أهل العلم والله المستعان وعليه التكلان

دار المعرفة
بيروت . لبنان

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

ابنِ حجر ہیتمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں یہ بھی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب تھے۔

(تطہیر الجنان واللسان 45)

قريشًا فكانوا معهم على سب أولئك وإيذائهم ، ولهذا لما قسم ﷺ الفيء لم يعط هذين شيئا منه وخص به الأولين .

ومنها أنه أحد الكتاب[٣١] لرسول الله ﷺ كما صحّ فى مسلم وغيره ، وفى حديث سنده حسن « كان معاوية يكتب بين يدى النبى ﷺ » قال أبو نعيم : كان معاوية من كتاب رسول الله ﷺ حسن الكتابة فصيحاً حليماً وقوراً . وقال المدائنى : كان زيد بن ثابت يكتب الوحى ، وكان معاوية يكتب للنبى ﷺ فيما بينه وبين العرب . أى من وحى غيره . فهو أمين[٣٢] رسول

---

(٣١) أخرج مسلم فى «صحيحه» فى «فضائل الصحابة» (١٩٤٥) من طريق النضر ابن محمد اليمامى حدثنا عكرمة حدثنا أبو زميل حدثنى ابن عباس قال : كان المسلمون لاينظرون إلى أبى سفيان ولا يقاعدونه ، فقال للنبى ﷺ : يا نبى الله ، ثلاث أعطِنِيهنَّ . قال : «نعم» قال : عندى أحسن العرب وأجمله ؛ أم حبيبة بنت أبى سفيان أزوجكها . قال : «نعم» قال : ومعاوية تجعله كاتبا بين يديك . قال : «نعم» قال : وتؤمرنى حتى أقاتل الكفار كما كنت أقاتل المسلمين . قال : «نعم» .

قال أبو زميل : ولولا أنه طلب ذلك من النبى ﷺ ما أعطاه ذلك . لأنه لم يكن يُسأل شيئًا إلا قال «نعم» .



تطهير الجنان واللسان عن
ثلب معاوية بن أبى سفيان
مع المدح الجلى وإثبات الحق العلى

للحافظ
ابن حجر الهيتمى

قرأه وعلق عليه
أبو عبد الرحمن المصرى الأثرى

وقام بضبط النص وتقويمه قسم التحقيق بالدار

دار الصحابة للتراث بطنطا
للنشر والتحقيق والتوزيع

قال أبوالفداء ابن كثير — رحمه الله — فى «الب
نقلًا عن مسلم : «والمقصود منه : أن معاوية كان من
الذين يكتبون الوحى» .

قال أبو عبدالله الذهبى : «كتب له مرات يسير
الغلابى عن أبى الحسن الكوفى قال : كان زيد بن ثا
فيما بين النبىّ ﷺ وبين العرب . وحكى الذهبى عر
عن زهير بن الأقمر عن عبدالله بن عمرو قال : كان م
ثقات .

(٣٢) الأحاديث الواردة فى أن معاوية أمين
ذلك موضوعة كلها ، فمنها ما هو : «عن على : أن
أمين» ومنها :

عن أبى هريرة : «الأمناء ثلاثة : أنا وجبريل

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ سیدنا معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب تھے۔

(الكنى والاسماء للمسلم 2013)

باب أبو عبد الرحمن

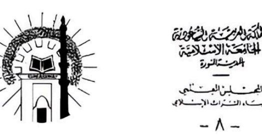
٢٠١٠ ــ أبو عبد الرحمن معاذ بن جبل الأنصاري[١] شهد بدراً مع رسول الله صلى الله عليه وسلم.

٢٠١١ ــ أبو عبد الرحمن عبد الله بن مسعود الهذلي[٢] شهد بدرا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم.

٢٠١٢ ــ أبو عبد الرحمن عبد الله بن عمر بن الخطاب القرشي[٣] صاحب رسول الله.

٢٠١٣ ــ أبو عبد الرحمن معاوية بن أبي سفيان[٤] كاتب رسول الله.

٢٠١٤ ــ أبو عبد الرحمن حسان بن ثابت الأنصاري[٥] الشاعر ويقال أبو الوليد.



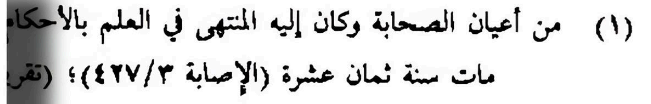
الكنى والأسماء

للإمام مسلم بن الحجاج

الجزء الأول

دراسة وتحقيق

عبد الرحيم محمد أحمد القشقري



(١) من أعيان الصحابة وكان إليه المنتهى في العلم بالأحكام ... مات سنة ثمان عشرة (الإصابة ٣/٤٢٧)؛ (تقريب ...

(٢) من السابقين الأولين ومن كبار العلماء من الصحابة ــ مات ... (تقريب ١٨٨).

(٣) ولد بعد المبعث بيسير واستصغر يوم أحد وهو ابن ... الصحابة والعبادلة وكان من أشد الناس اتباعاً للأثر ...

(٤) صحابي أسلم قبل الفتح وكتب الوحي. مات في رجب ...

(٥) شاعر رسول الله صلى الله عليه وسلم، مات سنة أرب... ١/٣٢٦)؛ (تقريب ٦٨).

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں ہمارا مقصود یہ بتانا ہے کہ سیدنا معاویہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان جملے کا تبین وحی میں سے ہیں جو کتابت وحی کا فریضہ سر انجام دیتے رہے۔

(البدایہ والنہایہ 401/11)

المسلمين . قال : « نعم » . قال : ومُعاويةُ تجعَلُه كاتبًا بينَ يديك . قال : « نعم » .

وذكَر الثالثةَ ، وهو أنه أراد أن يُزوِّجَ رسولَ اللَّهِ ﷺ بابنتِه الأُخرَى عَزَّةَ بنتِ أبى سُفيانَ . واستَعان على ذلك بأُختِها أُمِّ حَبيبةَ ، فقال[1] : « إن ذلك لا يَحِلُّ لى » . وقد تكَلَّمْنا على ذلك فى جُزْءٍ مُفْرَدٍ ، وذكَرْنا أقوالَ الأئمةِ واعْتِذارَهم عنه ، وللَّهِ الحمدُ . والمقْصودُ منه أن مُعاويةَ كان مِن جُملةِ الكُتَّابِ بينَ يدَىْ رسولِ اللَّهِ ﷺ الذين يَكْتُبون الوَحْىَ .

ورَوَى الإمامُ أحمدُ ومسلمٌ والحاكمُ فى « مُسْتَدْرَكِه »[2] مِن طريقِ أبى عَوانةَ الوَضَّاحِ بنِ عبدِ اللَّهِ اليَشْكُرِىِّ ، عن أبى حَمزةَ عِمْرانَ بنِ أبى عَطاءٍ ، عن ابنِ عباسٍ قال : كنتُ أَلْعَبُ مع الغِلْمانِ ، فإذا رسولُ اللَّهِ ﷺ قد جاء فقلتُ : ما جاء إلَّا إلىَّ . فاخْتَبَأْتُ على بابٍ ، فجاءنى [3]فَحَطَأَنى حَطْأَةً[3] ثم قال : « اذْهَبْ فادْعُ لى مُعاويةَ » . وكان [٦/١٥٩و] يَكْتُبُ الوَحْىَ . قال : فذهَبْتُ فدَعَوْتُه له ، فقيل : إنه يَأْكُلُ . فأتَيْتُ رسولَ اللَّهِ ﷺ فقلتُ : إنه يَأْكُلُ . فقال : « اذْهَبْ فادْعُه » . فأتَيْتُه الثانيةَ فقيل : إنه يَأْكُلُ . فأتيتُ رسولَ اللَّهِ ﷺ فأخبَرْتُه ، فقال فى الثالثةِ : « لا أَشْبَعَ اللَّهُ بطنَه » . قال : فما شَبِع بعدَها .

...سلم (٢٦٠٤) ولكن من طريق شعبة عن أبى حمزة به ، انظر ...خريجه فى ٩/ ٨٥. وتقدم إيراد المصنف للحديث فى ٨٦/٩ من ...للبيهقى عن الحاكم - واللفظ له هنا - ولم يخرجه الحاكم فى

...طاة أو خطاتين » . والمثبت مما تقدم ومن مصادر التخريج . والحطأة : ...وإنما فَعَل هذا بابن عباس ملاطفةً وتأنيسًا . انظر صحيح مسلم بشرح



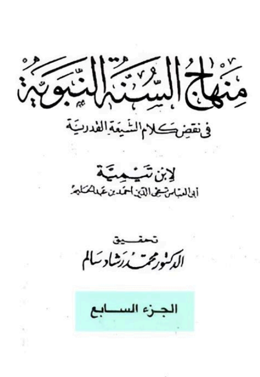
کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

شیخ الاسلام امام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ کاتبِ وحی تھے اور ان اصحاب میں سے تھے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کاتبِ وحی کا امین مقرر کیا تھا۔

(منهاج السنه النبويه 40/7)

وهكذا المصنّفون فى التواريخ، مثل «تاريخ دمشق» لابن عساكر وغيره، إذا ذكر ترجمة واحد من الخلفاء الأربعة، أو غيره[1]، يذكر كل ما رواه فى ذلك الباب، فيذكر لعلىّ ومعاوية من الأحاديث المروية فى فضلهما ما يعرف أهل العلم بالحديث أنه كذب، ولكن لعلىّ من الفضائل الثابتة فى الصحيحين وغيرهما، ومعاوية ليس له بخصوصه فضيلة فى الصحيح، لكن قد شهد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حُنيناً والطائف وتبوك، وحج معه حجة الوداع، وكان يكتب الوحى، فهو ممن ائتمنه النبى صلى الله عليه وسلم على كتابة الوحى، كما ائتمن غيره من الصحابة.

فإن كان المخالف يقبل كل ما رواه هؤلاء وأمثالهم فى كتبهم، فقد رووا أشياء كثيرة تناقض مذهبهم. وإن كان يرد الجميع، بطل احتجاجه بمجرد عزوه الحديث [بدون المذهب] إليهم[2]. وإن قال: أقبل ما يوافق مذهبى
وأردّ ما يخالفه، أمكن منازعه أن يقول له مثل / هذا، [وكلاهما][3] باطل، ١٢/٤
لا يجوز أن يحتج على *صحة مذهب بمثل
عرفت صحة هذا الحديث بدون المذهب،
وإن كنت إنما عرفت صحته لأنه يوافق المذ
بالمذهب، لأنه يكون حينئذ صحة المذهب
وصحة الحديث موقوفة على صحة المذهب



(١) ب: أو غيرهم.
(٢) بدون المذهب إليهم: ساقطة من (س)، (ب).
(٣) وكلاهما: ساقطة من (ن)، (س)، (ب).
(*-*): ما بين النجمتين ساقط من (م).

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام ابو الحسین ابن ابی یعلیٰ رحمہ اللہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ مومنوں کے ماموں اور کاتبِ وحی رب العالمین ہیں۔

(الاعتقاد 43)

والزبير(١) وسعد(٢) وسعيد(٣) وعبد الرحمن بن عوف(٤) وأبو عبيدة بن جراح(٥) ثم الترحم على جميع أصحاب الرسول ﷺ، أولهم وآخرهم وذكر محاسنهم. ومعاوية(٦) خال المؤمنين، وكاتب وحي رب العالمين.

(هجر أهل البدع):

ويجب هجران أهل البدع والضلال كالمشبهة(٧) والمجسمة.



كتاب الاعتقاد

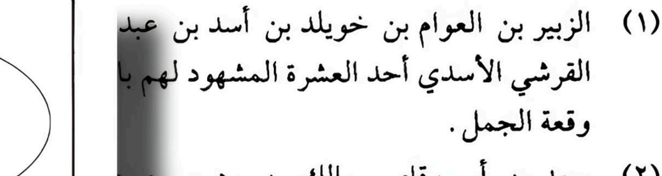
لأبي الحسين محمد بن القاضي أبي يعلى الفراء الحنبلي

رواية

الشيخ أبي سعيد عبد الجبار بن يحيى بن هلال بن الأعرابي عن سماع لعبد الرحمن بن إبراهيم بن أحمد بن عبد الرحمن المقدسي

تحقيق وتعليق

د/ محمد بن عبد الرحمن الخميس



(١) الزبير بن العوام بن خويلد بن أسد بن عبد
القرشي الأسدي أحد العشرة المشهود لهم با
وقعة الجمل.

(٢) سعد بن أبي وقاص مالك بن وهيب بن
أبو إسحاق أحد العشرة وأول من رمى بسهم
وهو آخر العشرة وفاة، انظر التقريب (ص ٢

(٣) سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل العدوي،
٥٠ هـ أو بعدها بسنة أو سنتين، انظر التقري

(٤) عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف بن الح
العشرة أسلم قديماً مات سنة ٣٢ هـ. وقيل غ

(٥) عامر بن عبد الله بن الجراح بن هلال بن
القرشي، الفهري أمين هذه الأمة أبو عبيدة أحد العشرة، أسلم قديماً، وشهد بدراً، مات شهيداً بطاعون عمواس سنة ١٨ هـ وله ٥٠ سنة، انظر التقريب (ص ٧٤٦) رقم (٣١١٥).

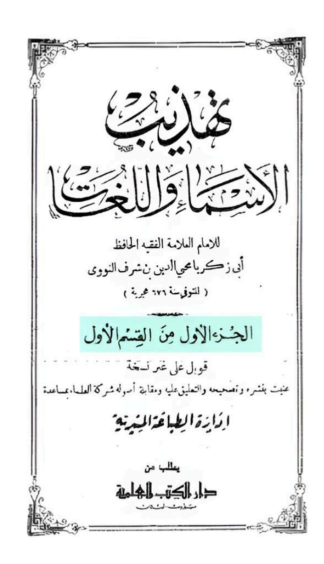
(٦) معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية الأموي، أبو عبد الرحمن الخليفة، صحابي، أسلم قبل الفتح وكتب الوحي، ومات في رجب سنة ٦٠ هـ وقد قارب ٨٠، انظر التقريب (٩٥٤) رقم (٦ ـ ٦٨).

(٧) المشبهة: هم الذين يشبهون صفات الله بصفات خلقه فيقولون لله سمع كسمع البشر وعلى رأس هؤلاء المشبهة: الحكمية: أصحاب هشام بن الحكم الرافضي، وقد زعم أن الله ـ تعالى عن ذلك ـ جسم له حد ونهاية، وأنه طويل عريض، طوله مثل عرضه.

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کتابتِ وحی کا کام ان میں سے اکثر سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کرتے تھے۔

(تہذیب الاسماء و اللغات 29/1)


تهذيب الأسماء واللغات

للامام العلامة الفقيه الحافظ
أبي زكريا محيي الدين بن شرف النووي
(المتوفى سنة ٦٧٦ هجرية)

الجزء الأول من القسم الأول

قوبل على غير نسخة
عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه ومقابلة أصوله شركة العلماء بمساعدة
ادارة الطباعة المنيرية

يطلب من
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

فصل

(في خدمه صلى الله عليه وسلم)

منهم أنس بن مالك وهند وأسماء ابنا حارثة الأس... الأسلمي وكان عبد الله بن مسعود صاحب نعليه اذا ق... حطهما وجعلهما فى ذراعيه حتى يقوم · وكان عقبة بن ... صلى الله عليه وسلم يقود به فى الأسفار. وبلال المؤذن · وسعد مولى ... ويقال مخبر بالباء الموحدة ابن اخى النجاشى ويقال ... الليثى ويقال بكر وابو ذر الغفارى والأسلع بن شر... ومهاجر مولي أم سلمة وأبو السجع رضى الله عنهم *

فصل

(فى كتابه صلى الله عليه وسلم)

ذكرهم الحافظ ابو القاسم فى تاريخ دمشق أنهم ثلاثة وعشرون وروى ذلك كله بأسانيده . وهم أبو بكر الصديق . وعمر بن الخطاب وعثمان وعلى والزبير وأبيّ بن كعب. وزيد بن ثابت. ومعاوية ابن أبي سفيان. ومحمد بن مسلمة. والارقم ابن أبى الارقم وأبان بن سعيد بن العاص وأخوه خالد بن سعيد. وثابت بن قيس وحنظلة بن الربيع وخالد بن الوليد وعبد الله بن الأرقم · وعبد الله بن زيد بن عبد ربه. والعلاء بن عتبة والمغيرة بن شعبة والسجل · وزاد غيره شرحبيل بن حسنة قالوا وكان أكثرهم كتابة زيد بن ثابت ومعاوية رضى الله عنهم *

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام ابن بطتہؒ سیدنا معاویہؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ کے بھائی، تمام مومنوں کے ماموں اور کاتبِ وحی ہیں۔ ان کے فضائل کو بیان کیا کرو۔

(الشرح والابانة على أصول اہل السنة والديانة 177)

٣٢٥- ويُحِبُّ جميعَ أصحابِ رسولِ الله ﷺ على مَراتِبِهم، ومنازِلِهم أوَّلًا فأوَّلًا: مِن أَهلِ بدرٍ، والحُديبيةَ، وبيعةِ الرِّضوانِ، وأُحُدٍ.

فهؤلاءِ أهلُ الفضائلِ [٢١/أ] الشَّريفةِ، والـمَنازِلِ الـمُنيفةِ، الذين سبقت لـهُم السَّوابقُ، رحمهُم الله أجمعين.

٣٢٦- وتترحَّمُ على أبي عبدالرَّحمنِ مُعاويةَ بن أبي سُفيان، أخي أمِّ حبيبَـةَ زوجةِ رسولِ الله، خالِ المؤمنين [١] أجمعين، وكاتبِ الوحي.

وتذكرُ فضائلَهُ، وتروِي ما رُوِيَ فيه عن رسولِ الله ﷺ؛ فقد

٣٢٧- قال ابنُ عُمرَ: كنَّا مع رسول الله ﷺ فقال: «**يدخُلُ عليكُم مِن هذا الفَجِّ رَجُلٌ مِن أهلِ الجنَّةِ**». فدخل مُعاوِيةُ رحمهُ الله [٢].

قال ابن القيم في «زاد المعاد» (١٠٦/١): وكانت أحبَّ الخلق إليه، ونزل عذرها من السَّماء، واتفقت الأمة على كُفرِ قاذفها، وهي أفقه نسائه وأعلمهن ...

(١) في «السُّنة» للخلال (٦٥٧) أن أبا طالب سأل الإمام ...
وابن عُمر خال المؤمنين ؟ قال: نعم، مُعاوية أخو أم حبـ...
وابن عمر أخو حفصة زوج النبي ﷺ ورحمهما. قلت: أ...
وفيه أيضًا (٦٥٩): عن أبي الحارث قال: وجهنا ر...
ما قولك رحمك الله فيمن قال: لا أقول: (إن مُعاوية ...
المؤمنين)؛ فإنّه أخذها بالسّيفِ غصبًا ؟ قال أبو عبـ...
هؤلاء القوم، ولا يُجالسون، ونُبيّن أمرهم للنّاس.
وذكر غير واحد الخلاف بين أهل السُّنة في إطلا...
لأمهات المؤمنين. انظر: «منهاج السُّنة» (٣٦٩/٤)...

(٢) رواه ابن عدي في «الكامل» (٣٣٠/٢)، والخلال (٤...
(٢٧٧٩). قال في «العلل المتناهية» (٤٤٩-٤٥١):

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن عبدالبرؒ سیدنا معاویہؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ آپؓ ان خوش نصیبوں میں سے تھے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کاتب ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

(الاستيعاب فى معرفة الاصحاب : 1416)

الزهرى . وأما أبوه حكيم بن معاوية بن حَيْدَة فقد روى عنه قومٌ من الجلّة ، منهم عمرو بن دينار ، وغير بعيد أنْ يروى الزهرى عن حكيم هذا ، فأما عن ابنه بهز فما أظنُّه . وحكيم بن معاوية روايتُه كلها عن أبيه معاوية بن حَيْدَة . وسُئل يحيى بن معين عن بهز بن حكيم عن أبيه عن جدّه ، فقال : إسنادٌ صحيح إذا كان دون بهز ثقة .

(٢٤٣٥) معاوية بن أبى سفيان . واسم أبى سفيان صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف ، وأمُّه هند بنت عتبة بن ربيعة بن عبد شمس بن عبدمناف ، يكْنَى أبا عبد الرحمن ، كان هو وأبوه وأخوه من مسلمة الفتح . وقد روى عن معاوية أنه قال : أسلمت يوم القضية [١] ، ولقيت النبى صلى الله عليه وسلم مسلما .

قال أبو عمر : معاوية وأبوه من المؤلّفة قلوبهم ، ذكره فى ذلك بعضهم ، وهو أحد الذين كتبوا لرسول الله صلى الله عليه وسلم ، وولّاه عمر على الشام عند موت أخيه يزيد . وقال صالح بن الوجيه : فى سنة تسع عشرة كتب عمر إلى يزيد بن أبى سفيان يأمُره بغزْوِ قيسارية ، فغزاها ، وبها بطارقةُ الروم ، فحاصرها أياما ، وكان بها معاوية أخوه ، فخلفه عليها ، وصار يزيد إلى دمشق ، فأقام معاوية على قيسارية حتى فتحها فى شوال سنة تسع عشرة .

وتوفى يزيد فى ذى الحجة من ذلك العام فى دمشـ

على عمله ، فكتب إليه عمر بعَهْدِه على ما كان

ورزقه ألف دينار فى كل شهر ، هكذا قال

الوليد بن مسلم .

حدثنا خلف بن القاسم ، حدثنا أبو الميمون

(١) يعنى فى عمرة القضاء (هامش ى) .

بسم الله الرحمن الرحيم

قال أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر النمرى الفقيه الحافظ الأندلسى رحمه الله : بحمد الله أبتدئ وإياه أستعين وأستهدى ، وهو ولىّ عصمتى من الزلل ، فى القول والعمل ، وولىّ توفيقى ، لا شريك له ، ولا حول ولا قوة إلا به . الحمد لله رب العالمين ، جامع الأولين والآخرين ليوم الفصل والدين ، حمدًا يوجبُ رضاه ، ويقتضى المزيدَ من فضله ونُعْماه ، وصلّى الله على محمد نبىّ الرحمة ، وهادى الأمة ، وخاتم النبوة ، وعلى آله أجمعين وسلّم تسليما .

أما بعد ، فإن أَوْلَى ما نظر فيه الطالب ، وعُنِى به العالم — بعد كتاب الله عزّ وجل — سنن رسوله صلى الله عليه وآله وسلم ، فهى المبيِّنةُ لمراد الله عزّ وجلّ من مجملات كتابه ، والدالّةُ على حدوده ، والمفسِّرةُ له ، والهادية إلى الصراط المستقيم صراط الله ، مَن اتّبعها اهتدى ، ومَنْ سلك غيرَ سبيلها ضلّ وغَوَى ، وولّاهُ اللهُ ما تولّى . ومِنْ أوْكَدِ آلاتِ السنن المعينة عليها ، والمؤدّية إلى حفظها ، معرفةُ الذين نقلوها عن نبيّهم صلّى الله عليه وآله وسلم إلى الناس كافّة ، وحفظوها عليه ، وبلّغوها عنه ، وهم صحابتُه الحواريّون [١] الذين وعَوْها وأدّوْها ناصحين محتسبين ، حتى كمل بما نقلوه الدِّين ، وثبتت بهم [٢] حجّة الله تعالى على المسلمين ، فهم خيرُ القرون ، وخيرُ أمة أُخرِجَتْ للناس .

(١) فى ى : والمؤازرون .

(٢) فى ى : وثبتت به .

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام ابوبکر محمد بن حسین آجری ؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ ؓ اللہ کی وحی قرآن پر رسول اللہ ﷺ کے کاتب تھے ۔

(الشریعہ 2431)

بسم الله الرحمن الرحيم
وبه أستعين

٢٤٤ ـ كتـــاب

فضائل معاوية بن أبي سفيان رضي الله عنهما

قال محمد بن الحسين رحمه الله:

معاوية [رضي الله عنه] كاتب رسول الله ﷺ على وحي الله عز وجل، وهو القرآن بأمر الله عز وجل. وصاحب رسول الله ﷺ ومن دعا له النبي ﷺ أن يقيه العذاب، ودعا له أن يعلّمه الله الكتاب ويمكن له في البلاد، وأن يجعله هاديًا مهديًا.

وأردفه النبي ﷺ خلفه فقال: **ما يليني منك؟** ! قال: بطني. قال: **اللهم املأه حلمًا وعلمًا**، وأعلمه النبي ﷺ: **أنك** ...

وصاهره النبي ﷺ بأن تزوج بأم حبيبة ...

فصارت أم المؤمنين، وصار هو خال المؤمنين فا...

أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّ...

وقال النبي ﷺ: «**إني سألت ربي عز و...**

ولا يتزوج إلي أحد من أمتي إلا كان معي في...

كِتَابُ الشَّرِيعَة

للإمام المحدث أبي بكر محمد بن الحسين الآجري

المتوفى سنة ٣٦٠هـ

دراسة وتحقيق

الدكتور عبد الله بن عمر بن سليمان الدميجي

كلية الدعوة وأصول الدين

جامعة أم القرى

الجزء الأول

دار الوطن
الرياض ـ شارع المعذر ـ ص . ب ٣٣١٠
☏ ٤٧٩٢٠٤٢ ـ فاكس ٤٧٦٤٦٥٩

---

(١) سورة الممتحنة. آية: (٧).

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام ابن قدامہؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ خال المومنین (مومنوں کے ماموں)، کاتبِ وحی الٰہی اور مسلمانوں کے ایک خلیفہ تھے۔

(لمعة الاعتقاد 32)

ومعاوية خال المؤمنين ، وكاتب وحي الله ، أحد خلفاء المسلمين رضي الله عنهم .

ومن السنة : السمع والطاعة لأئمة المسلمين وأمراء المؤمنين ، برهم وفاجرهم ، ما لم يأمروا بمعصية الله ، فإنه لا طاعة لأحد في معصية الله . ومن ولي الخلافة واجتمع عليه الناس ورضوا به ، أو غلبهم بسيفه حتى صار الخليفة ، وسمي : أمير المؤمنين ، وجبت طاعته ، وحرمت مخالفته ، والخروج عليه ، وشق عصا المسلمين .

ومن السنة : هجران
ومباينتهم ، وترك الجدال
الدين ، وترك النظر في
والاصغاء إلى كلامهم ، وك
بدعة ، وكل متسم بغير

لمعة الاعتقاد
تأليف
الإمام الموفق ابن قدامة المقدسي
المكتب الإسلامي

امام اندلسیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبِ وحی یہ ہیں: زید بن ثابتؓ، معاویہ بن ابی سفیانؓ اور حنظلہ بن ربیعہ الاسدیؓ

(العقد الفريد 8/5)

أن أباها قال له: وأزيدك أنها لم تَمْرَض قط! فقال: ما لهذه عند الله من خير! فطلقها، وتزوّج امرأة يقال لها: أميمة بنت النعمان، فطلقها قبل أن يطأها، وخطب امرأة من بني مرة بن عوف، فرده أبوها وقال: إن بها برصاً! فلما رجع إليها وجدها برصاء!

كتاب النبي صلى الله عليه وسلم وخدّامه

كُتاب الوحي لرسول الله ﷺ: زيد بن ثابت، ومعاوية بن أبي سفيان، وحنظلة بن ربيعة الأسدي، وعبد الله بن سعد بن أبي سرح، ارتد ولحق بمكة مشركاً.

وحاجبه: أبو أَنَسَة مولاه.

وخادمه: أنس بن مالك الأنصاري، ويكنى أبا حمزة.

وخازنه على خاتمه: معيقيب بن أبي فاطمة.

ومؤذّناه: بلال، وابن أم مكتوم.

وحراسه: سعد بن زيد الأنصاري، والزبير بن العوام، وسعد بن أبي وقاص.

وخاتمة فضة، وفصه حبشي، مكتوب عليه: ...

محمدٌ، سطر؛ ورسولٌ؛ سطر؛ والله، سطر.

وفي حديث أنس بن مالك خادمِ النبي ﷺ: و...

عثمان ستة أشهر، ثم سقط منه في بئر ذي أَرْوان[1]، ...

وفاة النبي صلى الله عليه و...

توفي ﷺ يوم الاثنين لثلاث عشرة ليلة خلت ...

فراشه في بيت عائشة، وصلى عليه المسلمون جمي...

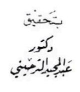
الصبيانُ، ودُفِنَ ليلة الأربعاء في جوف الليل، ود...

العِقدُ الفَرِيد

تأليف

الفقيه أحمد بن محمد بن عبد ربه الأندلسي

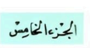
المتوفى سنة ٣٢٨هـ



بتحقيق

دكتور

عبد المجيد الترحيني



الجزء الخامس

دار الكتب العلمية

(١) ذوأروان: بئر بالمدينة.

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن عساکرؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ مومنوں کے ماموں، کاتبِ وحی رب العالمین ہیں، فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوئے۔

(تاریخ دمشق 59/55)

مُعَاوِيَة بن صَالِح الأَشْعَرِي يكنى أبا عُبَيْد اللّه، دمشقي، قدم مصر، فكتب بها وكُتب عنه، وكانت وفاته بدمشق سنة ثلاث وستين ومائتين[١].

قرأت على أَبي مُحَمَّد السلمي، عَن أَبي مُحَمَّد التميمي، أَنَا مكي بن مُحَمَّد، أَنَا أَبُو سُلَيْمَان بن زَبْر قال:

سنة اثنتين وستين ومائتين سمعت أبا العباس بن ملاّس يقول: فيها توفي أَبُو عُبَيْد اللّه مُعَاوِيَة بن صَالِح[٢]، قال ابن زَبْر: وقال أَبُو جَعْفَر الطحاوي: وفي سنة ثلاث وستين توفي مُعَاوِيَة بن صَالِح الأَشْعَرِي[٣].

٧٥١٠ ـ مُعَاوِيَة بن صَخْر أَبي سُفْيَان ـ بن حَرْب بن أُمية بن عَبْد شَمس بن عَبْد مَنَاف أَبو عَبْد الرَّحْمٰن، الأَموي[٤]

خال المؤمنين، وكاتب وحي ربّ العالمين.

أسلم يوم الفتح.

وروي عنه أنه قال: أسلمتُ يوم القضية، وكتمت إسلامي خوفاً من أَبي[٥].

وصحب النبي ﷺ وروى عنه أحاديث.

وروى عن أخته أم حبيبة، وولاّه عُمَر بن الخطّاب الشام، وأقرّه عُثْمَان بن عفّان عليها، وبنى بها الخضراء، وسكنها أربعين سنة.

روى عنه: ابنه يزيد، وعَبْد اللّه بن عبّاس، وأَبُو س... وجرير بن عَبْد اللّه البجلي، والنعمان بن بشير، وعَبْد ال... وعَبْد الرَّحْمٰن بن عسيلة الصنابحي، وأَبُو إدريس الخولا... الرَّحْمٰن بن عوف، وأَبُو صالح ذكوان، ويزيد بن الأصم،

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩هـ - ٥٧١هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء التاسع والخمسون

معالي - مغيث

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

---

(١) تهذيب الكمال ١٨/ ٢١١. (٢) تهذيب الك...

(٣) سير أعلام النبلاء ١٣/ ٢٤ وتهذيب الكمال ١٨/ ٢١١ وقال الذهبي في...

(٤) ترجمته في الجرح والتعديل ٨/ ٣٧٧ وتاريخ بغداد ١/ ٢٠٧ والإص... الكبير ٧/ ٣٢٦ وسير أعلام النبلاء ٣/ ١١٩ ونسب قريش للمصعب ص... لابن الأثير الفهارس، والبداية والنهاية (الفهارس) وتاريخ الخلفاء للس... ٦٠) ص٣٠٦. وانظر بهامشه أسماء مصادر أخرى كثيرة ترجمت له.

(٥) أسد الغابة ٤/ ٤٣٣ وتاريخ الإسلام (٤١ ـ ٦٠) ص٣٠٨.

(٦) تحرفت بالأصل إلى: العبسي، وصوبت عن «ز»، راجع ترجمته في...